ماہنامہ خالد ربوہ

اپریل ۱۹۹۷ء

ایڈیٹر
سیّد مبشر احمد ایاز

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرِ انتظام ساتویں آل پاکستان ورزشی مقابلہ جات مورخہ ۱۹ تا ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء کو منعقد ہوئے۔

اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امورِ خارجہ سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کے دائیں محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور بائیں محترم شبیر احمد صاحب ثاقب ناظمِ اعلیٰ ورزشی مقابلہ جات تشریف فرما ہیں۔

مورخہ ۱۹/۲/۹۷ کو افتتاحی تقریب کے موقع پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان عہد دُہراتے ہوئے۔ تصویر میں افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب نائب وکیل التعلیم بھی موجود ہیں۔
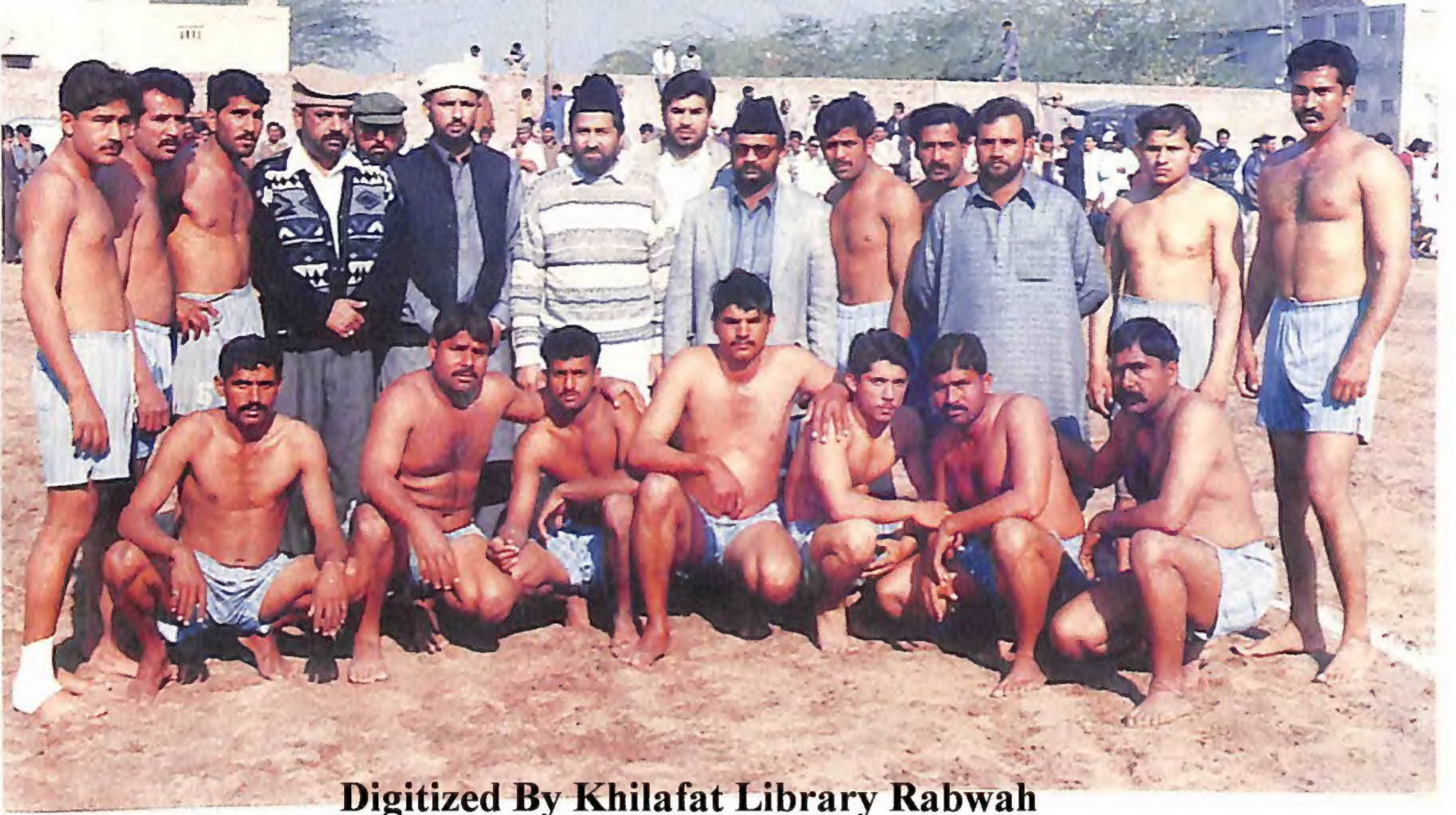
مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد کی کبڈی ٹیم اوّل قرار پائی۔ ٹیم کے کھلاڑی فائنل میچ کے مہمانِ خصوصی محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ اور محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ہمراہ۔ محترم شاہ صاحب کے بائیں طرف مکرم سہیل مشتاق صاحب قائد علاقہ کھڑے ہیں۔

انفرادی مقابلہ جات میں گولہ پھینکنے کا ایک منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد 45 شمارہ 6

احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ خالد ربوہ

شہادت 1376 ہش
اپریل 1997ء

★★★★

ایڈیٹر:
سید مبشر احمد ایاز

فہرست مضامین

رابطہ آفس: دفتر ماہنامہ "خالد" دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

قیمت۔/6 روپے ★ سالانہ۔/60 روپے

مینجر: مبارک احمد خالد

پبلشر: مبارک احمد خالد۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

یہ روز کر مبارک سُبحَانَ مَن یَّرَانِی

مورخہ ۵ مارچ کو ہمارے پیارے آقا کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ عطیۃ الجبیب طوبیٰ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب قصرِ خلافت ربوہ میں بخیروخوبی انجام پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا نکاح مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۷ء کو عید الفطر کے روز اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں پڑھایا تھا جبکہ تقریب رخصتانہ ۵ مارچ کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔

ادارہ خالد اس مبارک اور پُر مسرت تقریب اور شادی خانہ آبادی پر عزیزہ مکرمہ عطیۃ الجبیب طوبیٰ صاحبہ، عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، دیگر احباب خاندان حضرت اقدس کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی تمام دعاؤں اور برکات کا وارث اس جوڑے کو بنائے۔ آمین

فضلِ خدا کا سایہ تم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

(ادارہ خالد)

احباب سارے آئے تُو نے یہ دِن دکھائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صاحبزادی کی شادی کی

ربوہ میں پُر مسرت تقریب

تقریب رخصتانہ میں اجتماعی عالمی دُعا کی پہلی تقریب

احباب جماعت کو دلی خوشی اور مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفہ المسیح الرابع کی سب سے چھوٹی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ صاحبزادی عطیہ الحبیب طوبیٰ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیز صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب قصر خلافت کے عقبی لان میں بخیر و خوبی انجام پائی۔

خوشی کی اس تقریب میں احباب جماعت اور خواتین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اور اپنے محبوب امام کی خوشیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ملک بھر کے شہروں سے امرائے کرام اور دیگر احباب جماعت بھی ربوہ تشریف لائے۔ اس کے علاوہ اطراف ربوہ اور مختلف شہروں سے آئے ہوئے معزز مہمانوں نے اس پر مسرت تقریب میں شرکت فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس جوڑے کا نکاح مورخہ ۹ فروری کو عید کے روز اسلام آباد ٹلفورڈ میں پڑھایا تھا۔ نکاح کی یہ بابرکت تقریب احمدیہ ٹیلی ویژن پر بھی دکھائی گئی۔ رخصتانہ کی یہ پر مسرت تقریب قصر خلافت کے عقبی لان میں منعقد کی گئی اس تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ عین رخصتانہ کے وقت حضرت خلیفہ المسیح الرابع نے لندن میں احمدیہ ٹیلی ویژن پر اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے عالمی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اس طرح سے یہ پہلی شادی تھی جس کی دعا عالمی طور پر ہوئی۔

برات لاہور سے مورخہ ۴ مارچ کو قریباً ساڑھے پانچ بجے شام ربوہ پہنچی جہاں باراتیوں کا استقبال محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خواتین نے کیا۔ بارات کی رہائش کا انتظام تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔

اگلے روز بارات یہاں سے دن کے قریباً پونے ایک بجے قصر خلافت کے لئے روانہ ہوئی۔ روانگی سے قبل محترم نواب عباس احمد خان صاحب نے دعا کرائی۔ دولہا عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سنہری پگڑی سفید شیروانی اور شلوار اور سنہرا کھسہ پہنے ہوئے تھے۔ دولہا کی گاڑی کو نہایت نفاست سے گلاب کے سرخ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

بارات قریباً ۲۵ گاڑیوں پر مشتمل تھی۔ سب سے آگے خدام الاحمدیہ پاکستان کی گاڑی اس کے بعد نظارت اشاعت سمعی بصری کی گاڑی اور اس

کے بعد دولہا کی گاڑی تھی۔ اس کے بعد والی گاڑی میں دولہا کے والد محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب تشریف فرما تھے۔
مردوں کی طرف بارات کا استقبال کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت صاحب کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دولہا کو ہار پہنائے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور حضرت صاحب کے برادران اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور دیگر احباب نے دولہا اور ان کے والد کو ہار پہنائے۔
سٹیج پر دولہا کے ساتھ محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب' محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تشریف فرما تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت بانی سلسلہ کا دعائیہ منظوم کلام سبحان من یرانی ترنم سے پیش کیا جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔
سٹیج سے اعلانات کرنے کا فریضہ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت انجام دے رہے تھے۔ دعا کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ احباب تشریف رکھیں چند لمحوں میں حضرت خلیفہ المسیح الرابع مہمانوں سے مخاطب ہوں گے۔ مہمانان کرام یہ اعلان سن کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خوشگوار حیرت کے ساتھ اپنی نگاہیں پنڈال میں لگے ہوئے نصف درجن ٹی وی سیٹوں پر مرکوز کر دیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ٹیلی ویژن کی وساطت سے سکرین پر آئے۔
حضرت صاحب نے جملہ مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ حضرت صاحب نے بتایا کہ آج کی اس تقریب شادی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ شادی کی اس تقریب کی Still تصاویر انٹرنیٹ کے ذریعے لندن میں موصول ہو رہی ہیں۔ حضرت صاحب یہ تصاویر دیکھ کر ساتھ ساتھ ان کا ذکر بھی فرما رہے تھے کہ فلاں جگہ فلاں صاحب بیٹھے ہیں اور فلاں جگہ فلاں صاحب ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس نظام کے لئے جو کمپنی مامور ہے اس کے پاس ابھی تک صرف Still (ساکن) تصاویر بھجوانے کا انتظام ہے۔ ابھی یہ متحرک تصاویر نہیں بھجوا سکتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ تقریب میں ایک دعا ہو چکی ہے لیکن اب احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے جو دعا ہوگی وہ عالمی دعا ہوگی جس میں احمدیہ ٹیلی ویژن دیکھنے والے دنیا کے تمام افراد شامل ہوں گے۔ اللہ کی شان ہے کہ اس ذریعے سے جماعت کے اتحاد کا یہ نشان ظاہر ہو رہا ہے کہ جماعت ایک ہاتھ پر اٹھتی ہے اور ایک ہاتھ پر بیٹھ جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج کی دعا میں صرف میری بیٹی کی خوشیوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی بیٹیوں کی خوشیوں کو یاد رکھیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا بچیوں کی جدائی باپوں کے لئے بڑا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ سب دنیا کی بچیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اس کے بعد حضرت صاحب نے ایک بج کر پچاس منٹ (پاکستانی وقت) پر عالمی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے احمدیوں نے شرکت کی بعد میں حضرت صاحب نے تشریف لانے والے مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا فرمایا اور سب کو سلام کہا اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قصر خلافت کے عقبی لان کو اس موقعہ پر نہایت خوبصورتی مگر سادگی سے سجایا گیا تھا۔ عورتوں اور مردوں کے لئے الگ شامیانے اور کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے تقریب کی کارروائی مردانہ اور زنانہ حصے میں ٹی وی سیٹوں پر دکھائی جا رہی تھی۔ تقریب میں شریک ہونے والے احباب کی کثیر تعداد میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان' تحریک جدید کے وکلاء' وقف جدید' ذیلی تنظیموں کے افراد اور دیگر جماعتی اداروں کے کارکنان کے علاوہ اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔
خواتین کی طرف جملہ انتظامات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواتین بچیوں اور ربوہ کی دیگر خواتین نے انجام دیئے۔ لاہور سے جب بارات ۴ مارچ کی شام ربوہ آئی تو تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہمشیرہ محترم صاحبزادی امۃ الباسط صاحب بیگم محترم میر داؤد احمد صاحب' صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بیگم محترم میر مسعود احمد صاحب' محترم صاحبزادی امۃ الکافی صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب' محترم صاحبزادی امۃ العلیم صاحب بیگم نواب منصور احمد خان صاحب اور خاندان کی دیگر بچیوں نے ان کا استقبال کیا۔

مورخہ ۵ مارچ کو بارات کا استقبال کرنے والی خواتین میں حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحب حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث، حضرت صاحب کی ہمشیرگان، بھابیاں، بھانجیاں اور بھتیجیاں اور حضرت صاحب کی تینوں بیٹیاں محترمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحب بیگم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی فائزہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، اور محترمہ صاحبزادی یاسمین مونا صاحبہ بیگم مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب شامل تھیں۔ جملہ خواتین اور بچیاں بارات کے راستہ کے دونوں طرف ہار اور پھولوں کی پتیاں لے کر کھڑی تھیں اور باراتی خواتین کو ہار پہنا رہی تھی اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہی تھی۔

بارات جب قصر خلافت پہنچی تو خواتین کے حصے میں باراتی خواتین کا استقبال کرنے والی بچیاں حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ دعائیہ منظوم کلام سبحان من یرانی پڑھ رہی تھیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شادی کی بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے لندن سے حضرت صاحب کی تینوں صاحبزادیاں اور دلہن اور قریباً ۳۰ خواتین اور بچے تشریف لائے۔

اس تقریب میں یتامیٰ مساکین اور بیوگان کی بڑی تعداد مدعوئین میں شامل تھیں۔ اس تقریب کی اہم بات یہ بھی تھی کہ اس میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے کے اہل خانہ اور بچوں اور اسیران راہ مولا کے اہل خانہ اور بچوں کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

دولہا عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مرزا رشید احمد صاحب اور حضرت صاحبزادی امتہ السلام صاحب بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا پوتا ہے۔ جب کہ دولہن عزیزہ مکرم صاحبزادی عطیہ الجبیب طوبیٰ صاحبہ حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت خلیفہ المسیح الثانی کی پوتی اور حضرت خلیفہ المسیح الرابع کی صاحبزادی ہیں۔ عزیز موصوف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت خلیفہ المسیح الرابع کی وفات یافتہ حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے بھتیجے ہیں۔ اس کے علاوہ دولہا حضرت بانی سلسلہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ کا نواسہ ہے۔

اس پر مسرت موقع پر ربوہ میں ایک خاص خوشی اور مسرت کا سماں تھا۔ جملہ احباب اور خواتین جو اس تقریب میں شامل ہوئے کئی دن سے اس کے انتظار میں تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اراکین کی ایک بڑی تعداد اس موقع پر مختلف انتظامات اور ڈیوٹیوں پر متعین تھی۔ احباب و خواتین کے چہروں پر مسرت اور شادمانی کا احساس تھا۔ کیونکہ یہ پر مسرت تقریب ان کے محبوب آقا کی صاحبزادی کی شادی کی بابرکت تقریب تھی۔ پیارے امام کی خوشی میں جماعت احمدیہ کا ہر شخص شریک تھا چاہے وہ تقریب میں شامل ہوا یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس نئے جوڑے کے گھر کو اپنی برکتوں اور رحمتوں سے بھر دے۔ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بے حد بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

قارئین کی خدمت میں عید مبارک

******

روزے بگریہ یاد کُند وقتِ خوشترم

شمس العلماء سیّد میر حسن صاحب (استاد علامہ اقبال) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ ان کے کمالاتِ روحانی کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دُنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں"۔

(بحوالہ الحکم ۷ اپریل ۱۹۳۴ء)

"کیریکٹر کے لحاظ سے ہمیں مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا ایک چھوٹا سا دھبّہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی"۔ (اخبار "وکیل" امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

منظوم کلام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

اے مرے سورج نکل باہر....

قبضۂ تقدیر میں دِل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار

ہائے میری قوم نے تکذیب کر کے کیا لیا
زلزلوں سے ہو گئے صدہا مساکن مثلِ غار

شرط تقویٰ تھی کہ وہ کرتے نظر اس وقت پر
شرط یہ بھی تھی کہ کرتے صبر کچھ دن اور قرار

ایسے کچھ بگڑے کہ اب بنتا نظر آتا نہیں
آہ کیا سمجھے تھے ہم اور کیا ہوا ہے آشکار

کِس کے آگے ہم کہیں اِس دردِ دل کا ماجرا
ان کو ہے ملنے سے نفرت بات سننا درکنار

صاف دِل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہے خوفِ کردگار

دِن چڑھا ہے دشمنانِ دِیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نِکل باہر کہ مَیں ہوں بے قرار

اَے مِرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اَے ساربان جگ کی مہار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کِس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سَر گر تُو نہ آیا بن کے یار

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ مَیں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سُن مَیں ہوگیا زار و نزار

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفٰے
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

(انتخاب از کلام براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۸، ۹۹)

(مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب سویڈن)

قوموں کی زندگی میں امام کی اطاعت کا جذبہ اہم ترین جذبہ ہوتا ہے۔ وہ قومیں جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھتی اور ایک ہاتھ کے گرنے پر رک جاتی ہیں زندگی میں ہمیشہ کامیاب و کامران رہتی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے اطاعت کے باب میں بھی دنیا کے سامنے منفرد نمونہ پیش کیا ہے۔ دوسرے لوگ اطاعت کے دعوی تو کرتے ہیں مگر وقت آتا ہے تو اطاعت کی بجائے نکتہ چینی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہم نے اپنی ہوش میں اپنے بزرگوں کو امام کی غیر مشروط اور مکمل اطاعت کرتے دیکھا ہے۔ اپنے گھر میں یہ نمونہ دیکھا کہ اباجی کسی اہم کام میں مصروف ہیں کہ حضرت صاحب کی طرف سے کوئی نیا حکم آجاتا ہے تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس حکم کی تعمیل میں سعی کرنے لگتے ہیں۔ ایک بار ہم نے اپنی نادانی میں پوچھ ہی لیا کہ جس کام میں آپ مصروف تھے وہ بھی تو جماعتی کام ہی تھا اسے آپ نے ادھورا چھوڑ دیا۔ جواب ملا جس کام کا حکم امام وقت کی طرف سے جس وقت بھی پہنچے باقی سب کام اس کے سامنے ثانوی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ امام کے حکم کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ فوری طور پر اور اولین وقت میں پورا کیا جائے۔ ہم نے اباجی کو عمر بھر اس اصول پر بڑی سختی سے عمل کرتے دیکھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ دفتر ہی میں حضرت صاحب کی طرف سے کوئی حکم موصول ہوا فوراً وہیں سے اس حکم کی تعمیل میں روانہ ہو گئے۔ حالانکہ شوگر کے مریض تھے وقت پر کھانا کھانا ضروری تھا۔ مگر بغیر تذبذب کے فوراً سفر پر روانہ ہو گئے اور گھر میں پیغام بھیج دیا کہ میں حضرت صاحب کے حکم کی تعمیل میں ربوہ سے باہر جا رہا ہوں۔ جب تک حضرت صاحب کے ارشاد کی پوری تعمیل نہ ہو جاتی واپس نہ آتے۔ اباجی کا ہمیشہ یہ طریق رہا کہ ایک تھیلا سا اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اس میں دوائیں' ٹیکہ کا سامان' گلوکوز کا ڈبہ اور اچار موجود رہتا۔ جہاں کہیں راستہ میں کھانے کا وقت آتا قریبی تنور سے روٹی حاصل کرتے اور اچار کے ساتھ اسی رغبت سے تناول کر لیتے جیسی رغبت سے گھر میں بیٹھ کر کھاتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا ربوہ سے نکلے اور لالیاں کے قریب تنور سے روٹی لے کر کھانے لگے۔ کسی نے پوچھ ہی لیا اگر اتنی بھوک لگ رہی تھی تو گھر سے کھا کر ہی چلتے۔ جواب ملا مگر ایسی صورت میں بھوک تو مٹ جاتی' امام کی فوری اطاعت کا تقاضہ پورا نہ ہوتا۔ امام کا حکم ملنے کے بعد گھر کی طرف رخ کرنا بھی مناسب نہیں رستہ میں جو کچھ مل جائے وہی غنیمت ہے۔ نہ ملتا تو بھوکے رہ کر بھی کام تو کرنا ہی تھا۔ اباجی کی ان باتوں کے ان کے سارے ساتھی گواہ تھے۔ اصلاح و ارشاد کی جیپ کے ڈرائیور ملک احمد خاں تو اکثر ایسی باتیں سناتے ہوئے آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ کہتے تھے "ان کے امام کی اطاعت کرنے کے قرینے ہی اور تھے"۔

ملک احمد خان صاحب خود تو احمدی تھے اس لئے انہیں معلوم نہیں تھا کہ اباجی نے یہ قرینے اپنے بزرگوں سے سیکھے تھے۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کو جہاں جس وقت حضرت صاحب کا کوئی حکم ملتا فوراً اس کی تعمیل میں مصروف ہو جاتے۔ تاریخ احمدیت میں بہت سے ایسے واقعات کا ریکارڈ پر موجود ہیں کہ حضرت صاحب نے طلب فرمایا تو حکم ملتے ہی دیوانہ وار حضرت صاحب کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ ایک واقعہ یاد ہے جو بہت بار پڑھا ہے کہ ایک ہندو حضرت صاحب کو اپنی بیوی کے علاج کے لئے حضرت صاحب کی اجازت سے قادیان سے باہر بٹالہ لے گیا۔ چلتے وقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آپ رات کو واپس آ جائیں گے نا؟ عرض کی جی حاضر ہو جاؤں گا۔ ادھر بٹالہ میں مریضہ کو دیکھنے اور نسخہ تجویز کرنے کے بعد قادیان واپسی کا ارادہ کیا تو جو شخص لے کر گیا تھا کچھ متذبذب سا ہوا کہ رات کا وقت ہے راستہ میں دقت ہوگی صبح چلے جایئے گا۔ مگر حضرت حکیم صاحب کی اطاعت یہ کیسے گوارا کرلیتی کہ حضرت صاحب کا حکم تو رات کو واپس آنے کا ہو اور نورالدین صبح کا انتظار کرنے لگے؟ اسی وقت پاپیادہ روانہ ہو گئے۔ یہ نہ جانئے کہ راستہ میں کسی سواری کے مل جانے کے خیال سے روانہ ہو گئے ہوں گے انہیں علم تھا کہ راستہ پر خطر ہے' بارش بھی ہونے لگی ہے۔ تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ مگر اللہ کا یہ بندہ روانہ ہو گیا اور رات بھر ٹھوکریں کھاتا صبح کی نماز سے ذرا پہلے قادیان پہنچ گیا اور حضرت صاحب نماز کیلئے تشریف لائے تو انہی کو امامت کے لئے آگے کھڑا کر دیا۔ اپنے مطاع کو یہ تک نہیں بتایا کہ رات بھر کس طرح ٹھوکریں کھائیں ہیں! تو یہ وہ لوگ تھے جن کے نمونہ کو ہمارے وقت کے بزرگوں نے دیکھا اور اپنانے کی اپنی سی کوشش کی۔

ہم نے ایک بار مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو دیکھا کہ تیز تیز چلے جا رہے ہیں۔ سر کی پگڑی چلتے میں باندھتے جاتے ہیں۔ آدھی پگڑی ہاتھ میں ہے آدھی سر پر ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی منزل پر جلد سے جلد پہنچنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے وقت بہت کم ہے۔ بھاگم بھاگ اپنی عمر کے لحاظ سے بہت زیادہ تیزی اور محنت کے ساتھ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری پہنچے۔ معلوم ہوا حضرت صاحب نے یاد فرمایا تھا۔ سب کچھ بھول کر ادھر بھاگے۔ امام کا حکم ہے ذرا سی بھی تاخیر نہ ہو۔ ہمیں بھائی مبشر احمد صاحب راجیکی نے بتایا کہ حضرت صاحب کا ارشاد تو ان کے لئے ایسا تھا کہ اس کی تعمیل میں ایک لحہ کی تاخیر بھی انہیں گوارا نہیں تھی۔ حیات قدسی میں وہ واقعہ تو احباب جماعت کی نظر سے گذر ہی چکا ہے کہ گھر والوں نے کہا کہ آج گھر کے خرچ کے لئے کوئی پیسہ موجود نہیں۔ بچے کی فیس بھی ادا کرنی ہے۔ اتنے میں دفتر سے حکم پہنچا کہ کسی دورہ پر جانے کے لئے تیار ہو کر دفتر میں پہنچ جائیں۔ فوراً چل پڑے۔ ایک لحظہ کے لئے بھی خیال نہیں آیا کہ بیوی نے بچوں کے خرچ کے بارہ ابھی کیا کہا تھا اور یہ کہ اس سفر پر روانہ ہو جائیں گے تو بچے پیچھے کیا کریں گے؟ ابھی دروازہ تک ہی پہنچے تھے کہ کسی نے باہر سے دستک دی۔ دروازہ کھولا تو ایک صاحب ہاتھ میں سو روپیہ لئے کھڑے تھے کہ فلاں صاحب نے بھیجا ہے اور تاکید کی ہے کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کیا جائے۔ وہیں سے واپس ہو کر بیوی کو پیسے دے سکتے تھے کہ لو اللہ نے تمہاری ضرورت پوری کرنے کا سامان پیدا فرما دیا ہے۔ قدم آگے ہی بڑھا۔ روپیہ لانے والے سے ہی کہا کہ میں تو گھر سے امام وقت کے کارندوں کے حکم پر سفر کے لئے نکل کھڑا ہوا ہوں اب میرا واپس جانا مناسب نہیں میرے ساتھ چلئے کہ گھر والوں کے لئے کچھ سودا سلف آپ کو ہی لے دوں۔ چنانچہ گھر کے لئے سودا سلف لے کر انہی دوست کے ہاتھ گھر بھیج دیا خود اپنا جو قدم راہ تعمیل میں اٹھ چکا تھا اسے آگے ہی بڑھنے دیا پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے خادم سلسلہ کو دے رکھے تھے انہیں خادموں کا نمونہ لوگوں کے سامنے تھا۔

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی تحدیث نعمت میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "ہمارا کام امام کی اطاعت ہے اور غیر مشروط اور مکمل اطاعت ہے" اور یہی چیز جماعت کو دن دونی رات چوگنی ترقیات سے سرفراز کرتی چلی جا رہی ہے۔ چوہدری صاحب کا اپنا اسوہ بھی یہی تھا کہ جہاں امام وقت کی طرف سے کوئی حکم ملا فوراً اس کی تعمیل میں سرگرم عمل ہو گئے۔ بہت سے ایسے کیس تھے جن میں چوہدری صاحب کو جماعت کی نمائندگی کا ارشاد ہوا اور چوہدری صاحب نے اس حکم پر لبیک کہا۔ ایک چھوٹا سا واقعہ یاد ہے اب اس کا حوالہ کہاں سے ڈھونڈوں کہ چوہدری صاحب ہی کے لفظوں میں بیان کروں۔ بہر حال واقعہ یوں ہے کہ حضرت صاحب کی طرف امیر جماعت لاہور کو حکم ملا کہ احمدیہ ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کے ساتھ فوراً قادیان پہنچیں کیونکہ وہاں نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ فوراً روانہ ہو گئے۔ بٹالہ پہنچ کر دوستوں نے کہا رات کا وقت ہے سحری کے وقت تک انتظار کرلیں صبح سویرے روانہ ہو کر بر وقت قادیان پہنچ جائیں گے۔ چوہدری صاحب نے کہا "حکم یہ ہے کہ فوراً قادیان پہنچیں اس میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں" اور اپنے ساتھیوں سمیت قادیان کی طرف پاپیادہ روانہ ہو گئے۔ اور جا کر ڈیوٹی کے لئے رپورٹ کر دی۔ اس اسوہ سے ان کے ساتھیوں کو بھی تنبیہ ہو گئی کہ امام کے حکم کی تعمیل میں ذرا سی تاخیر بھی روا نہیں رکھنی چاہئے۔

ہم نے حضرت میر داؤد احمد صاحب میں یہ خوبی دیکھی کہ وہ بھی امام کا ارشاد ملتے ہی اس پر عمل پیرا ہونے کے قائل تھے۔ یہی سبق وہ جامعہ کے طلباء کو پڑھانا چاہتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے کارکنوں میں بھی وہ یہی روح پھونکنا چاہتے تھے۔ ہمیں ان کے ساتھ جامعہ میں کام کرنے کا موقعہ نہ ملا مگر جلسہ کی ڈیوٹی کے سلسلہ میں ان سے تعلق رہا۔ ایک بار کوئی کام ہمیں تفویض کیا۔ اس کا تعلق ربوہ سے باہر جانے اور کسی سے ملاقات کرنے سے تھا۔ ہم اس کام کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ ہمیں مغرب کی نماز سے قبل واپس پہنچ جانا چاہئے تھا مگر واپسی میں کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی۔ ہم بسوں کے اڈہ پر کوئی عشاء کے بعد اترے۔ سوچا کہ اس وقت افسر جلسہ کو رپورٹ دینا کیا ضروری ہے۔ صبح دیکھی جائے گی۔ گھر پہنچے تو اباجی نے جو ہمارے سفر کی غرض سے واقف تھے پوچھا "کیا میر صاحب کو رپورٹ کر دی ہے؟" عرض کی جی نہیں صبح دیکھی جائیگی۔ فرمایا نہیں ابھی جاؤ افسر جلسہ کو تمہارے جواب کا انتظار ہے۔ یہ کوئی ذاتی کام نہیں۔ اس لئے انہیں تمہاری رپورٹ کا بے صبری سے انتظار ہوگا۔ چنانچہ ہم اسی وقت میر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کافی رات گذر چکی تھی۔ ہم میر صاحب کے گھر پہنچے پہلی ہی دستک پر میر صاحب خود باہر تشریف لائے۔ جیسے ہمارے ہی انتظار میں بیٹھے تھے۔ ہم نے رپورٹ دی۔ میر صاحب اسی وقت قصر خلافت کی طرف لپکے۔ فرمانے لگے آپ کے آنے میں جتنی جتنی تاخیر ہوتی جارہی تھی میں اتنا ہی مایوس ہوتا جارہا تھا کہ کہیں حضرت صاحب سو نہ جائیں۔ اب میں اطمینان سے رپورٹ دے سکتا ہوں کیونکہ مجھے حضرت صاحب کا حکم تھا کہ رات سے پہلے حضرت صاحب کو اس کام کے نتیجہ سے مطلع کیا جانا چاہئے۔ اباجی کو بھی شاید اس لئے ہمارے سفر کی غرض کا علم تھا۔

کالج کے زمانہ میں کئی بار ایسا ہوا کہ پرنسپل صاحب نے کوئی کام سپرد کیا تو ساتھ ہی تاکید بھی کی کہ اس کام کی رپورٹ فلاں وقت سے پہلے پہلے مل جانی چاہئے۔ ہمارے سپرد عام طور سے سرکاری افسروں سے ملاقات کا کام ہوتا تھا۔ سرگودھا ڈویژن کے ایک صاحب ذوق کمشنر ہمارے دوست تھے۔ ہم ان سے کسی کام سے ملنے کے لئے گئے۔ کام تو چند منٹ کا ہی تھا۔ وہ تو فوراً کر دیا اس کے بعد میں روک لیا کہ ذرا شعر و شاعری ہو جائے۔ ہم نے بتیرے عذر کئے کہ ہمارے پاس بیاض نہیں اور ہم شعر سنانے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ کہنے لگے تمہیں سننے کے لئے روک رہا ہوں ابھی پروفیسر غلام جیلانی اصغر آرہے ہیں۔ ان سے سنیں گے۔ اب عذر کی گنجائش بھی نہ رہی۔ جیلانی صاحب کی باتیں! وہ بولتے ہیں تو سارا جہان بولتا ہے۔ صاحب ذوق احباب کی صحبت مستزاد۔ رات کے گیارہ سرگودھا ہی میں بج گئے۔ یہ تو اللہ کا شکر ہوا کہ کالج کی گاڑی ہمارے پاس تھی۔ ہم کوئی بارہ بجے واپس پہنچے۔ پرنسپل صاحب نہایت بیتابی سے انتظار کر رہے تھے۔ فرمایا میں پریشان ہو رہا تھا کہ خدا خیر کرے راستہ میں کوئی ناخوشگوار بات نہ ہو گئی ہو۔ ہم نے کمشنر صاحب کے اصرار کا قصہ سنایا رکنے کی مجبوری بتائی۔ فرمانے لگے۔ شاعروں کی مجبوری مجھے خوب سمجھ میں آتی ہے۔ اس کے بعد ایک دو بار کام کے لئے بھیجا تو تاکید کی شعر سنانے کیلئے نہ بیٹھ جانا۔

جماعت کے ایک نہایت مخلص کارکن ہوتے تھے۔ میاں غلام محمد صاحب اختر۔ اختر صاحب اللہ بخشے نہایت محنت سے قدم بہ قدم ترقی کر کے ریلوے کے چیف پرسانل آفیسر کے عہدہ تک پہنچے تھے۔ اختر صاحب ریٹائر ہونے کے بعد ناظر اعلیٰ ثانی کے عہدہ پر فائز ہوئے اور خدمت کی توفیق پائی۔ چونکہ جماعت کی نئی نسل شاید ان کے نام سے بھی آشنا نہ ہو اس لئے خیال آیا کہ ان کے ذکر خیر میں کچھ لکھ دوں۔ اختر صاحب ریلوے کے بہت بڑے افسر تھے مگر حضرت صاحب دورے پر روانہ ہوتے تو اختر صاحب گویا ان کے مددگار کارکن بن جاتے۔ جب ریلوے کا اتنا بڑا افسر ساتھ سفر کر رہا ہو تو ریلوے والوں کے اوسان خطا ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر اختر صاحب کا عالم یہ تھا ساری افسری ایک طرف رکھ دیتے تھے اور اپنے امام کی خدمت میں مصروف ہو جاتے تھے۔ ہر سٹیشن پر جماعت ملاقات کے لئے آئی ہوتی تھی۔ اختر صاحب سارا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے کہ گاڑی لیٹ بھی نہ ہو اور لوگ حضرت صاحب سے مناسب وقت کے لئے ملاقات بھی کر لیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری والوں کا عملہ کہا کرتا تھا اختر صاحب ساتھ ہوں تو ہمیں کوئی کام نہیں کرنا پڑتا تھا۔ ایک واقعہ تو ہمیں اپنی ذاتی تجربہ سے یاد ہے۔ کالج کے کسی فنکشن کے بعد نوجوان ڈبیٹر طلباء کو حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے لے کر جانا تھا۔ ہم نے اختر صاحب سے جو کہ ان دنوں پرائیویٹ سیکرٹری تھے کہا۔ ابھی یہ باتیں

ہو ہی رہی تھیں کہ حضرت صاحب نے اختر صاحب کو اوپر بلایا۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو دفتر کا کارکن ایک پیکٹ سالئے کھڑا تھا کہ حضرت صاحب کی مطلوبہ چیز آگئی ہے۔ اختر صاحب خود وہ چیز لے کر اوپر بھاگے۔ ہم نے واپسی پر کہا چپڑاسی کے ہاتھ بھیج دیتے آپ تیسری بار سیڑھیاں چڑھ کر گئے ہیں۔ فرمانے لگے حضرت صاحب کی خدمت کا موقعہ میں کسی اور کو دے دیتا؟ ہمیں اس دن کے بعد اختر صاحب بہت ہی اچھے لگنے لگے۔

ان کے بیٹوں میں سے مبشر ہمارا کلاس فیلو تھا۔ مگر بڑے افسر کا بیٹا تھا اس لئے ہمارے ساتھ اس کی بے تکلفی نہ ہوئی۔ دوستی ضرور رہی۔ ایک بار مبشر کے ساتھ کہیں کھڑے تھے کہ پاس سے اس کے والد ماجد سائیکل پر گذرے۔ سلام دعا ہوئی۔ مبشر کہنے لگا۔ ہمارے ابا کو تو گھر میں اور گھر سے باہر ایک ہی دھن لگی رہتی ہے کہ حضرت صاحب کی کوئی خدمت کرنے کا موقعہ مل جائے۔ کوئی خدمت سپرد ہو جائے تو بیقرار ہو جاتے ہیں اور جب تک اس خدمت سے عہدہ برآ نہیں ہو جاتے بے چینی لگی رہتی ہے۔ میاں غلام محمد صاحب اختر کے گھر کی گواہی ہم تک پہنچی ہے تو ہم کیوں نہ اسے دوسروں تک پہنچا کر میاں صاحب کے لئے دعا کی تحریک ہی کر دیں۔

نئے پڑھنے والوں کو تو یہ بھی علم نہیں ہو گا کہ متحدہ ہندوستان میں ہمارے ہاں کی ریلوے کا نام نارتھ ویسٹرن ریلوے تھا۔ اس کے مخففات تھے این ڈبلیو آر۔ اس میں اونچے گزٹڈ عہدے پر تھے۔ جلسہ سالانہ پر ان کا سیلون آیا کرتا تھا۔ ربوہ میں تو سیلون کے لئے کوئی سائڈنگ نہیں تھی۔ اس لئے ان کا سیلون چنیوٹ یا سرگودھے چلا جاتا تھا۔ جلسہ کے دنوں میں اختر صاحب اپنی ترکی ٹوپی لہراتے حضرت صاحب کی اردل میں یوں چلتے جیسے خادم چلتے ہیں۔ حضرت صاحب کو ان کے ساتھ بہت انس تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا پرائیویٹ سیکرٹری بنالیا۔ پھر انجمن میں ناظر اعلیٰ ثانی بنایا۔ اختر صاحب کی ایک غریبانہ سی کوٹھی دار الصدر میں شاہنواز صاحب کی کوٹھی کے ساتھ ہے۔ ظاہر ہے اتنے بڑے افسر کی اتنی معمولی کوٹھی اسی صورت میں ہو سکتی تھی کہ اس افسر نے نہایت دیانت داری سے اپنا وقت گذارا ہوا۔ اختر صاحب کے ساتھ ہمیں کام کرنے کا موقعہ نہ ملا مگر ہم ان کے خلوص اور اخلاص کے گواہ ہیں۔ اللہ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اب

اطاعت کا ذکر آیا تو ان کی غیر مشروط وفاداری کے مظاہرے آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے۔ شاید ان چند لفظوں سے ہی ان کے خلوص کے تذکرہ کا حق ادا ہو جائے۔

امام کی اطاعت کا صرف ایک پہلو ہم نے بیان کیا کہ حکم ملتے ہی اس کی بجا آوری میں مستعد ہو جانے کا پہلو۔ ورنہ امام کی اطاعت کا یہی تقاضہ نہیں ہے۔ اطاعت تو سپردگی کا نام ہے۔ ایسی سپردگی جس میں اطاعت کرنے والے کا سارا وجود حصہ لے رہا ہو۔ اطاعت' ہمہ تن سپردگی چاہتی ہے اور ہم میں سے کتنے ہیں جو ایسے اطاعت کرتے ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ بہت ہیں بہت ہیں! جماعت اور امام ایک وجود ہیں آج تک تو ہماری نگاہ سے کوئی ایسا شخص گذرا نہیں جو امام کے حکم پر سر تسلیم خم کرنے میں ہچکچاتا ہو۔ پچھلے دنوں سوال و جواب کی محفل میں کسی نے حضرت صاحب سے پوچھ لیا کہ آپ کی جماعت کے لوگ آپ کی اس طرح اطاعت کرتے ہیں کہ وہ اطاعت غیر معمولی لگتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت صاحب نے اس سوال کا جو جواب دیا وہ لفظاً تو ہمارے سامنے نہیں اس کا لب لباب یہی ہے کہ جماعت اور امام دو علیحدہ وجود نہیں ہوتے۔ اس لئے اطاعت کرنے والے کی اطاعت آپ کو غیر معمولی لگتی ہے ورنہ احمدیوں کے لئے ایسی اطاعت کوئی غیر معمولی عمل نہیں انہوں نے ایسا ہی دیکھا ہے اور وہ ایسا ہی کریں گے۔ انشاء اللہ

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

بقیہ از صفحہ...... 21

لئے ہر احمدی کو نئے عزم کے ساتھ اپنے آپ کو کمربستہ کرنا ہو گا۔ دعاؤں قربانیوں اور کوششوں کے ساتھ قدم آگے بڑھانا ہو گا تاکہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تمام ادیان پر (دین حق) کے عالمگیر غلبہ کی جو بشارت ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے عطا فرمائی تھی وہ ہم ادنیٰ غلاموں کے ذریعہ پوری ہو۔

میرے مولیٰ ایم ٹی اے دنیا کا ہادی بن جائے
اپنا ہر بچہ بوڑھا اس کا عادی بن جائے
اس کا ہر پیغام فقط مہدی کی منادی بن جائے

احسان عظیم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو کی نگہداشت اور پرورش کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد رکھیں گے"

(مرسلہ وکالت وقف نو)

ضروری اعلان

قارئین کی خدمت میں ایک گزارش ہے کہ ادارہ "خالد" عنقریب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سیرت و سوانح پر ایک خصوصی شمارہ

"ڈاکٹر عبدالسلام نمبر"

نکال رہا ہے —— احباب سے درخواست ہے کہ

- ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے کوئی واقعہ یا یاد یا مضمون ہو تو ہمیں ارسال کریں۔
- کسی اخبار یا رسالے میں ڈاکٹر صاحب کے بارے میں کسی بھی قسم کا کوئی ذکر آیا ہو تو اس کی کٹنگ مع مکمل حوالہ ہمیں بھجوائیں۔
- ڈاکٹر صاحب کی کوئی تصویر آپ کے پاس ہو تو ہمیں ارسال فرمائیں۔
- اسی طرح اگر آپ خود نہیں لکھ سکتے لیکن آپ دوسرے دوستوں کو لکھنے کی ترغیب دلائیں۔

براہِ کرم اِس اعلان کے مطابق ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ کسی بھی قسم کی تحریر یا حوالہ وغیرہ ہمیں مئی کے آخر تک پہنچا دیں۔ آپ کے تعاون کا انتظار رہے گا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ خالد)

ایم۔ٹی۔اے اور احمدیت

ہے گونج شش جہت میں صدائے حق شناس کی

(مکرم محمد شکر اللہ صاحب۔ڈسکہ)

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ مقابلہ مضمون نویسی میں اوّل آنے والا مقالہ)

احیائے دین حق کیلئے ایک گمنام بستی سے اٹھنے والی آواز دنیا کی نگاہوں میں عجیب تھی۔ اسے بے حقیقت اور حقیر جانا گیا اسے کوئی وقعت نہ دی گئی۔ مگر یہ آواز کسی انسان کی نہ تھی یہ اس رب ذوالجلال کی پر شوکت آواز تھی جو ہمیشہ غالب رہی۔ یہ رب محمدؐ کی آواز تھی جس نے اپنے دین کے غلبہ و احیاء کو حضرت محمد ﷺ کے روحانی فرزند مسیح موعود و مہدی مسعود کے ذریعہ مقدر کیا۔

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا

۱۸۸۶ء کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا "میں تیری (دعوت) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" 1891ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بذریعہ الہام بتایا کہ "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ پھر 1895ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوشخبری دی "میں تجھے عزت کے ساتھ شہرت دوں گا"۔

(تذکرہ صفحہ ۱۴۱، ۱۸۴، ۳۱۲)

ان آسمانی خبروں میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ آج ہر اپنا اور غیر بھی MTA کا نظارہ دیکھ کر یہ تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا کے اس مامور کی بیان فرمودہ پیشگوئی بڑی اعلیٰ شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے پورا آسمانی نظام اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ هٰذا خَلِيفَةُ اللهِ المهدى فَاسْمَعُوهُ وَأَطِيعُوهُ یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔ پس اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ خدا کے مسیح نے سو سال قبل یہ فرمایا تھا کہ:۔

"دیکھو وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں...... سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۶)

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

علامات امام مہدی اور ڈش انٹینا

حضرت امام مہدی کے زمانہ کی علامات میں سے جو قرآن، احادیث اور اقوال بزرگان امت سے منقول ہیں ایک علامت جدید قسم کی ایجادات ہیں۔ جن میں ایک سیٹلائٹ کے ذریعہ آواز اور تصویر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور امام مہدی کے کسی نائب کے ذریعہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پیغام حق کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ آج ہم مخصوص ٹیکنیک کو استعمال میں لا کر تصویر اور آواز من و عن وصول کر سکتے ہیں۔ ہمارے امام کے خطبات سیٹلائٹ کے ذریعہ ارض و سماء میں نشر ہوتے ہیں اور ساری دنیا میں سنے جاتے ہیں۔ بلکہ امام کے وجود کی ہر حرکت کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ اس ٹیکنیک کی بدولت قرآن و حدیث اور آسمانی کتابوں کی پیشگوئیوں کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ قرآن مجید میں یہ ہے کہ "ایک منادی کرنے والا مکان قریب سے منادی کرے گا جو کہ ایمان کے لئے ہوگی"۔ یعنی دنیا کی وسعتیں سمٹ کر "مکان

قریب" بن جائیں گی اور ہر شخص یہ سمجھے گا کہ مکان قریب سے یہ منادی ہو رہی ہے۔ قرآن کریم کی صورت ق میں وارد ہوا واستمع یوم ینادالمناد من مکان قریب (آیت نمبر24) اور غور سے سن جس دن ندا دینے والا مکان قریب سے ندا کرے گا۔

○ تفسیر صافی صفحہ 476 پر بحوالہ تفسیر قمی منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ندا دینے والا قائم آل محمد ﷺ یعنی "الامام المہدی" اپنا اور اپنے عظیم الشان روحانی والد ماجد کا نام لے کر ندا کرے گا اور ان کی آواز یکساں پہنچ جائے گی۔

○ انجیل میں مکاشفات یوحنا کا حوالہ درج ذیل ہے:۔

"پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان کو سنانے کیلئے ابدی خوشخبری تھی اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو۔ اور اس کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے"۔

(مکاشفہ 6/7 باب 14)

اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کی تحریک پر زمان و مکان سے ایسی منادی ہوگی جو ہر قبیلہ اپنی زبان میں سنے گا اور اس خوشخبری سے ہدایت یافتہ ہوگا۔

اب احادیث اور بزرگان کے اقوال کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

○ انوار نعمانیہ کے مصنف لکھتے ہیں:۔

(انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶۰ بحوالہ تحذیر المسلمین صفحہ ۷۰ کید الکاذبین از مولانا اللہ یار خان)

کہ زمانہ رجعت میں لوگوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کردی جائے گی کہ اگر کوئی فرد ایک شہر میں ہوگا اور امام دوسرے ملک میں تو لوگ اس امام کو دیکھ لیں گے۔

○ حضرت علیؓ: آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ایک حدیث میں فرمایا:۔

"پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور سے اسی طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے۔ یہ مومنین کیلئے رحمت ہوگی اور منافقین کے لئے عذاب"۔

بحوالہ انقلاب مہدی صفحہ ۲۷۴ مترجم سید محمد علی عسکری ایران؛ (منتخب الاثر صفحہ 422)

○ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا:۔

"منادی آسمان سے مہدی کے نام کی ندا کرے گا جو مشرق و مغرب میں سنی جائیگی جو سویا ہوا ہوگا وہ اٹھ بیٹھے گا بیٹھا ہوا شخص گھبراہٹ سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس پر خدا کی رحمت ہو جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے"۔ (کشف الاستار صفحہ ۱۳۶)

○ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں:۔

"بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے"۔ (ترجمہ قیامت نامہ صفحہ ۴)

○ نواب نور الحسن خان صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والوں کو پہنچے گی ہر زبان والا اپنی اپنی زبان میں اس کو سنے گا"۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۷)

○ مشہور شیعہ عالم علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں آئمہ سلف کی بہت سی ایسی پیشگوئیاں نقل کی ہیں جو صاف طور پر مہدی موعود کے ذرائع آمدورفت، ایجادات اور جدید ذرائع ابلاغ کی طرف مثلاً:۔

"ہر قوم خدا کے اس موعود کی آواز اپنی زبان سے سنے گی اس کی آواز گھر گھر سنائی دے گی حالانکہ وہ دور ہوگا۔ نیز یہ کہ مشرق کے لوگ مغرب والوں کو اور اہل مغرب مشرق والوں کو دیکھیں گے"۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۹، ۱۱۱۸، ۱۱۸۱)

عالمگیر رابطے

اس سے ظاہر ہے کہ مہدی موعود کے ذریعہ مغرب اور مشرق کو ملا دیا جائے گا اور سب دنیا میں رفتہ رفتہ دعوت دی جائے گی۔ ان تمام

پیشگوئیوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں۔

☆ امام مہدی کے زمانہ میں آسمان سے اس کی بیعت کرنے کے لئے آواز آئے گی۔

☆ امام مہدی پر مشرق و مغرب کے لوگ ایمان لائیں گے۔

☆ امام ایک جگہ پر ہو گا اور تمام دنیا میں اس کے متبعین اسے دیکھ اور سن سکیں گے۔

☆ منادی کرنے والا امام مہدی خود نہیں بلکہ اس کا جانشین اور خلیفہ ہو گا کیونکہ اسے بھی امام ہی کہا گیا ہے۔

☆ امام مہدی کے ماننے والے نئی نئی ایجادات کے ذریعہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے اور گفتگو کر سکیں گے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا تھا

کہ مہدی کے زمانہ میں مشرق میں مومن مغرب میں اپنے بھائی کو دیکھے گا اور مغرب میں رہنے والا بھائی مشرق میں اس کا کلام سن لیں گے۔ اس سے آزادی سے بات چیت کر سکیں گے۔

(بحوالہ نجم الثاقب جلد اول صفحہ ۱۰۱ تالیف مرزا حسین نوری ایران)

(اس کا مشاہدہ جلسہ کینیڈا 1996ء کے موقع پر اس وقت دیکھنے میں آیا جب جماعت کو دو طرفہ رابطہ نصیب ہوا جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی کیا)۔

کتاب "دور مستقبل" کے مصنف سردار محمد شفیع صاحب "براڈ کاسٹ" کے عنوان سے یوں رقمطراز ہیں کہ:۔

"امام کے ظہور کے وقت حدیثوں میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اور مغرب و مشرق یعنی دنیا کا ہر کونہ آواز سنے گا۔ یہ چودہ سو سال پہلے کی فرمائی ہوئی بات ہے اب سے صرف ایک سو سال پہلے تک براڈ کاسٹ اور ریڈیو کا تخیل بھی نہ تھا اب ہر آدمی ان حدیثوں کو سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے آواز آنے سے کیا مراد ہے؟ امام کی تقریریں اور امن عالم کا پیغام مغرب اور مشرق تک سنائی دے گا...... چودہ سو سال تو بہت دور کی بات صرف ایک سو سال پہلے بھی یہ بات سمجھ نہ آسکتی تھی جو حضور سرور کائنات ﷺ نے بڑے حکیمانہ انداز میں بیان فرما دی تھی۔ ینادی من السماء باسم المھدی فیسمع من المشرق و من بالمغرب"

(بحوالہ "دور مستقبل" صفحہ 18)
(مصنفہ سردار محمد شفیع مکتبہ اتحاد عالم سکھر۔ پاکستان)

پس خوشی سے اچھلو

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ علامت بھی حضرت مرزا غلام احمد مہدی و مسیح موعود اور آپ کے پیرو کاروں پر دو اور دو چار کی طرف صادق آئی اور ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں موعود مہدی کے پیروکار ہونے اور ان پیشگوئیوں پر مہر صداقت ثبت کر کے گواہ بننے کی سعادت نصیب فرمائی۔ اور ہمارے وقت میں امام مہدی کے نام کی "منادی" اس کے ایک نائب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ذریعہ تصویر اور آواز کی صورت میں کروائی۔ مہدی کا جانشین جب سیٹلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں خطبہ جمعہ کے لئے توحید و رسالت کا پیغام دینے کے لئے ظاہر ہوتا ہے تو آسمان سے یہ صدا دل کے دروازوں سے ٹکراتی ہے کہ یہ خدا کا خلیفہ ہے پس اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح

پس اے دیکھنے والو متوجہ ہو! اور اے سننے والو سنو اپنے دل کی کھڑکیاں کھولو اور اطاعت اور تصدیق و قبولیت کی سیڑھیاں لگاؤ اور اس کو اپنے دل میں اتارو تا اس کو قبول کر کے تم خدا کے پاک اور سعید بندوں کی صف میں شمار ہو جاؤ اور مردان خدا میں جگہ پاؤ۔ دنیا کے تمام براعظموں کے لکھوکھا افراد دیکھ اور سن کر اس صداقت پر زندہ گواہ ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا الہام "کہ میں تیری (دعوت) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پوری آب و تاب سے پورا ہوا۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

قرآن اور مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ

قرآن مجید کا یہ بھاری اعجاز ہے کہ اس نے مسیح محمدی کے زمانہ کا نقشہ "ذوالقرنین" کے ساتھ واقعہ کی شکل میں بطور پیشگوئی ایسی وضاحت کے ساتھ کھینچا ہے کہ عقل انسانی ورطہ حیرت میں پڑ جاتی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت انا مکناله فی الارض و اتینه من کل شیء سببا (الکہف:۸۵) کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ "یعنی ہم اس کو یعنی مسیح موعود کو جو "ذوالقرنین" بھی کہلائے گا روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور ہم ہر طرح سے ساز و سامان اس کو دے دیں گے اور اس کی کارروائیوں کو سہل اور آسان کر دیں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 191)

آنحضرت ﷺ کا زندہ معجزہ

اس میں نہ شک ہے نہ مبالغہ کہ آنحضرت ﷺ کا زندہ معجزہ اس دور میں رونما ہوا اور وہ زندہ معجزہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کے وعدہ کے مطابق نہ صرف یہ کہ مہدی امت کا بروقت ظہور ہوا بلکہ غلبہ (دین حق) کی منزل کو قریب تر لانے کے لئے جن ایجادات کی ضرورت تھی ان کا بھی سامان ہو گیا۔ پیغام حق کو پہنچانے کیلئے فوق العادت اسباب میسر آگئے اور دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ ایسے باہم ہو گئے کہ وہ گویا ایک ہی محلہ میں رہتے ہیں۔ اور ایک ہی پلیٹ فارم پر بیٹھے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ نَجْعَل لَّكَ سُهُولَةً فِي كُلِّ اَمْرٍ یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی؟ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ اور اشاعت حق کے میسر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھولی گئیں..... اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے کہ ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم 91)

دعوت الی اللہ کی راہ میں ملنے والی سہولتیں مثلاً پریس، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، کیمرے، ٹیلی ویژن، فیکس مشین، ٹیلی فون، وی سی آر، فولڈر اور ڈش وغیرہ اس الہام اور قرآنی پیشگوئی کے پورا ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

فونوگراف سے ڈش انٹینا تک

اشاعت دین حق کے لئے جو خواہش حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں فونوگراف کی شکل میں پیدا ہوئی اور حضرت مصلح موعود کی زندگی میں لاؤڈ سپیکر اور ٹیپ ریکارڈر کے رنگ میں ڈھلی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دل میں احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کے قیام کی خواہش بنی وہ عالمگیر غلبہ دین حق کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو آڈیو اور ڈش انٹینا پر "MTA" کی صورت میں خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی۔ فونوگراف سے ڈش انٹینا تک کا سفر مختصراً ملاحظہ کرنے کیلئے درج ذیل ہے کیونکہ اس کے بغیر مضمون تشنہ دکھائی دے گا۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں 1901ء میں قادیان میں فونوگراف یعنی ریکارڈنگ مشین پہلی مرتبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب خرید کر لائے۔ حضور نے فونوگراف سے متعلق فرمایا:۔

" آج تک اس سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لئے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا"۔

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ نشر و اشاعت کے کام میں مدد دینے والی اکثر ایجادوں کا تعلق زمانہ حضرت اقدس کے دور حیات 1835ء تا 1908ء کے گرد گھومتا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 199)

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک مختصر وعظ "سورۃ العصر" فونوگراف میں بند کیا گیا تھا۔

آواز آ رہی ہے فونو گراف سے

ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

صداقت مسیح موعود کا ایک نشان

حضرت مصلح موعود نے خدمت دین کیلئے صوتی ذرائع کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان بیان فرمایا۔ چنانچہ 1936ء کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں "لاؤڈ سپیکر" کے پہلی مرتبہ استعمال کے موقع پر خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا:۔

" ایک وقت تھا جب آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے...... یہ گھبراہٹ ہوا کرتی تھی کہ دوستوں تک آواز کس طرح پہنچے گی مگر اب تو اگر میلوں بھی لوگ پھیلے ہوئے ہوں تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز ان تک پہنچ جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے...... اور اب تو اگر اللہ چاہے تو ایسا دن بھی آسکتا ہے کہ ("الیت") میں وائرلیس کا سیٹ لگا ہوا ہو اور قادیان میں جمعہ کے روز جو خطبہ پڑھا جارہا ہو وہیں تمام دنیا کے لوگ سن کر نماز پڑھ لیا کریں"۔

(الفضل قادیان ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

حضرت مصلح موعود لاؤڈ سپیکر کے فائدہ پر اس قدر خوش ہوئے تھے اور اس تمنا کا اظہار فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ دن بھی آئیں گے جب خلیفہ وقت خطبہ دیں اور سب (بیوت الذکر) میں سنا جاسکے خدا اپنے پیاروں کی دلی تمنائیں کس طرح پوری کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور اس کی عقل خدائی کاموں کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
..... کے چمن کی باد صبا یہی ہے

پھر احمدیت کی دوسری صدی کا وہ مبارک دن بھی آیا جب کہ دوسری صدی کا پہلا خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ماریشس اور جرمنی میں بیک وقت سنا گیا حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"یہ صدی کا پہلا خطبہ ہے جس کو فضائی رسل و رسائل کے ذریعے سے سب سے پہلے ماریشس کی جماعت نے سننے کا انتظام کیا ہے"... (خطبہ جمعہ مارچ 1989ء)

قربان جاؤں خدا تعالیٰ کی قدرت کے کہ 1992ء کا جلسہ یو کے MTA پر براہ راست دکھایا گیا۔ اس موقع پر حضور انور نے فرمایا:۔

"احمدیت کی دوسری صدی کے ساتھ جماعت احمدیہ ایک انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے پہلے یہ انتظام تھا کہ میری آواز دنیا کے بہت سے ممالک تک براہ راست پہنچ جاتی تھی اس کے بعد یہ ترقی ہوئی کہ میری آواز اور تصویر بھی کئی ممالک تک جانے لگی ہے"۔(1992ء)

اور آج دنیائے احمدیت پر وہ دن طلوع ہوا کہ جب تمام تر وسعتوں کے ساتھ وہ عظیم ذریعہ ابلاغ میسر آچکا ہے کہ

دن گنے جاتے تھے اس دن کیلئے

یکم اپریل 1996ء کو ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "MTA انٹرنیشنل" کے نئے دور کا آغاز کرتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:۔

"یہ وہ دن ہے جب ایم ٹی اے نے اپنے ایک روشن دور میں داخل ہونا تھا اور چوبیس گھنٹے مسلسل خدائے واحد کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا جانا تھا"

آپ نے فرمایا:۔

"کل پرسوں کی بات ہے کہ ہم ریڈیو کی باتیں کرتے تھے..... کجا وہ دن اور کجا دو تین سال کے عرصہ میں یہ احمدیت کے قافلہ کا پھلانگتا ہوا سفر جو پہلے زمین پر چھلانگیں مارتا تھا اب آسمان پر اڑنے لگا ہے اور آسمان سے پھر زمین پر اترتا ہے اور پیغام دے کر پھر اپنے سفر پر رواں دواں ہو جاتا ہے"۔ (یکم اپریل 1996)

احمدیت کی ان کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے نادان علماء اور بدخصلت مولوی یقیناً ان کامیابیوں پر ماتم کناں ہوں گے بلکہ ہیں۔

عظیم الشان نشان

جماعت احمدیہ کے لئے خدا کے فضل سے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ اور دوسرے دینی پروگرام بذریعہ سیٹلائٹ ریلے کئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام اب دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ نظام "گلوبل بیم" پر زیادہ چمک کے ساتھ دیکھے جاسکتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب پوری دنیا میں دیکھا اور سنا جاسکتا ہے۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کسی دوسری مذہبی جماعت میں نہیں ملتی دنیا کی کسی بڑی سے بڑی حکومت کے سربراہ کو بھی توفیق نہیں

ملی کہ اس کا خطاب بیک وقت تمام دنیا میں نشر ہو۔

MTA انٹرنیشنل اور مولویوں کا ردعمل

ایسی غیر معمولی ترقی اور کامیابی سے جل کر ایک دشمن احمدیت "دینی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ" کے عنوان سے پاکستان کی دینی جماعتوں اور سربراہوں کو اس ترقی سے روکنے کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ 25 "اگست 1992ء کو روزنامہ جنگ لاہور کی اس خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں کہ باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں..... مرزا طاہر کا خطاب سیارے کے ذریعہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے موقع پر ہوتا ہے توحج کی پوری کیفیات اور حرکات و سکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی ممالک میں بمشکل پہنچائی جاتی ہیں۔ کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعہ دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا..... نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو"

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور جلد نمبر ۲۳ شمارہ نمبر ۳۵ صفحہ ۱۱ دسمبر ۹۲ء)

○ روزنامہ آواز لندن مورخہ 4 جنوری 1994ء کی اشاعت میں مولویوں کی طرف سے یہ بیان دیا گیا کہ "مسلم ممالک قادیانی ٹیلی ویژن بند کرائیں"

اسی طرح ہفت روزہ زندگی ۳۰ دسمبر ۱۹۹۵ء میں ایک خبر اس عنوان سے چھپی کہ "سعودی عرب میں اسلامک ٹی وی چینل کے قیام کا فیصلہ" اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ ناصف جو مسلم ورلڈ لیگ شوریٰ کونسل کے چیئرمین بھی ہیں کہتے ہیں کہ...... وقت آگیا ہے کہ دنیا کو اسلام کی اصل تصویر پیش کی جائے بالخصوص اس موقع پر جب "قادیانی فرقہ نے اپنا ٹی وی چینل" شروع کر دیا ہے۔

جنگ لاہور 20 جون 1996ء صفحہ 7 کالم نمبر6 پر ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر حفیظ المکی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے "انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت موومنٹ" سعودی عرب ٹیلی ویژن چینل کے پروگرام خریدے گی۔

پروگراموں کا مختصر تعارف

اب کچھ باتیں ایم ٹی اے کے پروگرام کی بابت پیش خدمت ہیں۔

آج سے ایک صدی قبل کسی وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا کو ایک بالکل نئے انداز کے ٹی وی سے متعارف کروا رہی ہوگی اور دنیا بھر کی اقوام کی روحانی سیرابی کیلئے زندگی بخش پروگرام پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہوگی۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء کو خطبہ جمعہ میں حضور نے ایم ٹی اے کے پروگراموں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہم مسلسل اور بہترین قرات کے ساتھ کلام الٰہی کا ترجمہ سنوائیں گے۔ دوسرا اہم پروگرام یہ ہے کہ جس کے ذریعہ دنیا کی ہر زبان سکھائی جاسکے گی۔ میوزک کے بغیر خوش الحانی سے نظمیں اور پاکیزہ گانے پیش ہوں گے۔ حضرت بانی سلسلہ کے عربی، فارسی اور قصائد ترنم سے پیش ہوں گے"

الحمدللہ کہ MTA ساری دنیا میں دین حق کے وہ میدان سر کر رہا ہے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ حضور انور کے خطبات، مجالس علم و عرفان، ملاقات، ہومیو پیتھک، طب و صحت، نو مبائعین کے انٹرویو، جلسہ سالانہ کی نظمیں اور دوسری نظمیں، اطفال و ناصرات کے پروگرام ان پروگراموں کہ جن کو دیکھ کر ایک اچھا داعی الی اللہ اور اچھا معاشرے کا فرد بنا جاسکتا ہے۔

ایک نعمت عظمیٰ ہے یہ ایم ٹی اے ہمارا
سب قدر کرو اس کی تہہ دل سے خدارا
سب دوسرے چینل تو ہیں ایمان کے دشمن
اقوام کے اخلاق کو ہے سب نے بگاڑا
بس قبلہ نما آج ہے ایم ٹی اے ہمارا
ایم ٹی اے نے بگڑی ہوئی قوموں کو سدھارا

(خلیق بن فائق گورداسپوری ربوہ)

MTA کی اہمیت

اب عالمی طور پر جماعت احمدیہ کے پیغام کی طلب اتنی بڑھ گئی ہے

کہ اب ناممکن تھا کہ جماعت صرف لٹریچر کے ذریعہ اس پیاس کو بجھا سکے یہ ضرورت خدا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری فرمادی۔ اس سے پہلے پیغام حق کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے جو کام لٹریچر سے لیا جاتا تھا اب ایم ٹی اے کے ذریعہ وہی پیغام چند لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا رہا ہے۔ ایم ٹی اے کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایم ٹی اے کے بدولت جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو زبردست رابطہ نصیب ہوا ہے۔ جو کہ انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ بہت سے غیر جانبدار اور غیر متعصب لوگ جو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی اشاعت و تقسیم پر پابندی کے باعث جماعت کے عقائد اور نقطہ نظر سے آگاہ نہیں ہو سکتے تھے اب MTA کے ذریعہ امام کے ارشادات دیکھ اور سن کر متاثر ہو چکے ہیں۔

MTA کی برکات

MTA جب سے بفضل تعالیٰ معرض وجود میں آیا ہے اس کی افادیت اور برکات میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پیارے آقا کے لندن ہجرت کر جانے سے ایک طرح کی دوری پیدا ہو گئی تھی لیکن ایم ٹی اے کی بدولت امام کا چہرہ قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔ دنیا کے ہر کونے میں موجود احمدی اور کیا دوسرے یہ آواز سن سکتے ہیں تشنہ روح کی پیاس بجھا سکتے ہیں۔

تربیت اور اصلاح نفس: ایم ٹی اے کی برکت سے اصلاح نفس اور تربیت کے سامان مہیا ہوتے ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ امام کے زیر تربیت آ گئے ہیں۔

کلام الٰہی کی برکتوں کا پھیلانے کا ذریعہ: ایم ٹی اے کلام الٰہی کو پھیلانے کا ذریعہ بن گیا ہے اور ہمارے معلم خود امام جماعت احمدیہ ہیں۔

جسمانی علاج بذریعہ ایم ٹی اے: حضرت صاحب ایم ٹی اے پر سوموار اور منگل کو ہومیو پیتھک طریقہ علاج سکھاتے ہیں جو سستا اور زود اثر ہے۔

رحمت کے ملائکہ کا ظہور: ایم ٹی اے کی نشریات جب دیکھی جاتی ہیں تو وہاں ذکر کی مجلسیں لگ جاتی ہیں۔ اور یوں ان ذکر کی مجالس میں رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

بنی نوع انسان کی علمی ضروریات:۔ ایم ٹی اے بنی نوع انسان کی علمی ضروریات پوری کرنے کا زبردست ذریعہ ہے ہر کوئی اس سے استفادہ کرتے ہوئے روح کی پیاس بجھا سکتا ہے۔

وقت کے استعمال کا ذریعہ: ایم ٹی اے وقت کے استعمال کا بہترین ذریعہ ہے۔

ایم ٹی اے کی بدولت عالمگیر اجتماعی نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔

ایم ٹی اے اور ہماری ذمہ داریاں

یہ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہماری زندگی میں رسول ﷺ کے موعود امام مہدی کے متعلق عظیم الشان پیش گوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ڈش کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان زندگی بخش پروگراموں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنوں اور غیروں کو بھی ان سے جوڑیں کیونکہ یہ تربیت اور اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو فرمایا:۔

"میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن غیروں کے دل میں ٹیلی ویژن پر مجھے دیکھنے اور سننے کا شوق پیدا ہوا ہے اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو کچھ حاصل نہ ہوگا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جو بھی آئے وہ مستقل آئے وہ ہمارا ہو کر رہ جائے...... اس سلسلہ کو عام کرنے کی کوشش کریں...... ہوا کے رخ پر چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہوگا"۔

کیا آپ؟

اس روحانی مائدہ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اس دولت سے مالا مال کر رہے ہیں۔

اس نعمت عظمیٰ کو جاری رکھنے میں حصہ لے رہے ہیں۔

پس اے وہ خادم احمدیت! جس نے دین حق کو تمام دنیا میں غالب کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے۔ اس روحانی انقلاب کو قریب تر لانے کے

بقیہ صفحہ 12 پر

حضرت امام جماعت احمدیہ اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹہ کی نشریات شروع کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ عبداللطیف ضلع عمرکوٹ سندھ

ہائیکنگ
ایک نظام تربیت

(مظفر احمد سلطان۔ مجلس جنرل ہسپتال لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ۱۹۹۱ء میں ایک ہائیکنگ کلب قائم کیا۔ ہائیکنگ یا ٹریکنگ اپنے کھانے پینے اور رہنے کے سامان کو اٹھاکر چلنے کا نام ہے۔ اس کلب کے تحت ہر سال پورے ملک سے خدام اور اطفال کے گروپس بھجوائے جاتے ہیں۔ حضور نے کلب کی کارکردگی پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور کلب کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ ہائیکنگ کے لئے عموماً گروپس پاکستان کے شمالی پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ ہائیکنگ ایک صحت مند تفریح کے علاوہ ایک ACTION ORIENTED نظام تربیت بھی ہے۔ ہائیکنگ میں اپنا سامان اٹھاکر سیر و تفریح کرنے کے علاوہ کوئی اور تربیت کا پہلو بظاہر نظر نہیں آتا مگر غور کریں تو ہائیکنگ کے دوران ایک شخص تربیت کے جن مراحل سے گزرتا ہے اس کا اثر اس کی زندگی پر تاحیات قائم رہتا ہے۔ اس تربیت میں چند مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔

صحت اور طاقت

صحت کی اہمیت کے بارے میں کسی کو شک نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"مغربی اقوام کو ہم شکست نہیں دے سکتے جب تک صحت کے میدان میں ہم انہیں شکست نہ دیں۔ یعنی صحت کے لحاظ سے جسمانی صحت کے لحاظ سے ہم ان سے آگے نکلنے والے ہوں۔ زیادہ جانفشانی سے کام کرنے والے ہوں"۔

ٹریکنگ کے دوران ایک شخص شہروں کی ابر آلود آب و ہوا جو کہ گاڑیوں کے دھویں اور شور اور مٹی سے بھرپور ہوتی ہے سے دور پر فضا مقامات پر چند دن گزارتا ہے۔ ان پر فضا مقامات پر چار پانچ دن پیدل چلنے سے آپ کی صحت بہتر ہوتی ہے۔ آپ کو اپنی صحت کا معیار پتہ چلتا ہے اور اگلے سال آپ اسے جسمانی مشق کے ذریعے بہتر بنا سکتے ہیں۔

محنت کی عادت

اگر کسی شخص کو کہیں کہ تم اپنا سامان اٹھا کر ۸'۱۰ کلومیٹر شہر میں چلو تو وہ کبھی بھی نہیں چلے گا۔ لیکن ٹریکنگ کے دوران وہ یہ سب کچھ کرتا ہے اور اس محنت کا بدلہ اسے خوبصورت مقامات کی شکل میں ملتا ہے۔ جنہیں وہ گاڑی یا جیپ میں بیٹھ کر نہیں دیکھ سکتا۔ اپنا سامان اٹھا کر چلنے اور اپنا کام خود کرنے سے انسان میں محنت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی "خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے" میں فرماتے ہیں:۔

"کیا آپ سفر کرسکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو دشمنوں اور مخالفوں میں' ناواقفوں اور ناآشناؤں میں' دنوں' ہفتوں' مہینوں"۔

وقار عمل

وقار عمل کے سلسلہ میں مختلف پروگرامز کروائے جاتے ہیں۔ گھر پر کوئی شخص چھوٹا موٹا کام تو کر ہی لیتا ہے مگر ٹریکنگ میں اسے خود کھانا پکانا' برتن دھونا' اپنا سامان باندھنا اور خود اٹھانا پڑتا ہے۔اس طرح خود کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ نیز دوسروں کے ساتھ مل کر اجتماعی کام کرنے کی تربیت بھی ملتی ہے۔

اطاعت

کسی بھی ٹریک کی کامیابی کے لئے لیڈر کی اطاعت بہت ضروری ہے۔ ٹریکرز کو خوشی یا تکلیف ہر حالت میں لیڈر کی بات ماننی پڑتی ہے کیونکہ اسی میں ٹریک کے کامیابی سے مکمل ہونے کا راز ہے۔ اس طرح ممبرز میں اطاعت کی روح پیدا ہوتی ہے۔

خدمت خلق

شمال کے دور افتادہ علاقوں کے لوگوں کو شاذ ہی دوائی یا ڈاکٹر کی شکل دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ ٹریکرز اپنے ساتھ دوائیاں لے جاتے ہیں جو ان لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی ڈاکٹر ساتھ ہو تو علاج بھی ہو جاتا ہے۔

ابتدائی طبی امداد

ٹریکنگ پر جانے سے پہلے ممبرز کو ابتدائی طبی امداد کی تربیت دی جاتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد ہر شخص کو آنی چاہئے اور اس کی عام زندگی میں بھی ضرورت ہے۔

علم

شمالی علاقوں کی سیر سے آپ کو ان علاقوں کے لوگوں کے رہنے سہنے کے طریقوں' ان کی تہذیب و تمدن کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ علاقوں میں آثار قدیمہ بھی ملتے ہیں جو ان علاقوں کی تاریخ کے بارے میں بتاتے ہیں اور اگر قدرت کا مشاہدہ کرنا جانتے ہیں تو آپ ان علاقوں کے پہاڑوں

کی ساخت، پہاڑوں کا موسم تبدیل ہونے میں کردار، ان علاقوں کے درخت، پودوں اور جانوروں کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے۔

ماحول کو صاف ستھرا رکھنا

ٹریکنگ میں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی اہمیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ایسی پیکنگ جن پر موسمی اثر نہیں ہوتا انہیں زمین میں دبانے کی بجائے ساتھ لے آتے ہیں۔ یہ عادت ایسی پکی ہوتی ہے کہ شہروں میں بھی آکر کوئی ٹریکر سڑک پر کوئی گند پھینکنا پسند نہیں کرتا ہے۔

غیر متوقع حالات میں جینے کی صلاحیت

ٹریکنگ کے دوران ایک شخص ہروقت غیر متوقع حالات کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ ہر مشکل کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ ہر مشکل میں اپنے محدود وسائل کو بروئے کار لاکر حالات پر قابو پاتا ہے۔ اس طرح ایک ٹریکر ہر مشکل کا بخوشی سامنا کرتا ہے۔

بلند حوصلہ اور خود اعتمادی

ایک مشکل ٹریک کامیابی سے مکمل کرلینے کے بعد ایک ٹریکر مزید چیلنج والے ٹریک پر جانے کی خواہش کرتا ہے۔ ہر مشکل مہم کامیابی سے مکمل کرنے سے ایک ہمت، حوصلہ اور خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ایک شخص بل ہملٹن جس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ جنگلوں میں گزارا، نے اپنی کتاب "میری ساٹھ سالہ زندگی" میں لکھا ہے کہ:۔

ٹریکنگ وغیرہ کرنے والا باصحت انسان اپنے میں سچائی، خودداری اور خود اعتمادی پیدا کرلیتا ہے۔ اس میں بلند جذبات ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں سے سچا انس رکھتا ہے اور اپنے ملک کے پرچم کا وفادار ہوتا ہے"۔

GOALS PLANING
اور ان کا حصول

کسی بھی پروگرام کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ پورے پروگرام کا منصوبہ بنائیں۔ اپنا ھدف تیار کریں۔ اس بڑے GOAL جو کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک 4.5 دن میں پہنچنا ہے۔ ہردن کے لحاظ سے چھوٹے چھوٹے گولز میں تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے گولز کو حاصل کرنے سے پورا گول حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح زندگی میں کامیابی کے لئے زندگی کا ایک گول یعنی مقصد طے کیا جاتا ہے۔ اس زندگی کے مقصد کو چھوٹے چھوٹے مقاصد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان چھوٹے مقاصد کو حاصل کرنے سے ایک انسان اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرلیتا ہے۔

مستعدی

ٹریکنگ کا ایک مقصد یہ ہے کہ گروپ کا ہر ممبر ہر کام کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ ایک اچھے گروپ کے ممبر ہر کام کے لئے تیار ہوتے ہیں اور زیادہ احسن طریقے سے ٹریک کو مکمل کرتے ہیں۔ نئے لوگ جو ٹریکنگ پر جاتے ہیں ایک دو ٹریک مکمل کرنے کے بعد ان میں کام کرنے کی مستعدی پیدا ہو جاتی ہے۔

لیڈر شپ

اچھے لیڈرز کی ہر قوم اور ہر ملک کو ضرورت ہوتی ہے۔ ٹریکنگ لیڈرز پیدا کرتی ہے۔ ٹریکنگ میں ممبرز سیکھتے ہیں کہ کس طرح ایک لیڈر انہیں لیڈ کرتا ہے۔ کبھی لیڈر اپنے تجربہ کی بنا پر اپنی بات منواتا ہے اور کبھی اکثریت کی بات مان لیتا ہے۔ ایک ٹریک پر لڑکوں کو ڈے لیڈر بنایا جاتا ہے اور سینیئر ممبرز کو لیڈر شپ کورس کروائے جاتے ہیں۔

ایک دوسرے کو سمجھنے کا علم

کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو اس کے ساتھ سفر کریں۔ اسی طرح ایڈمنسٹریشن کے طالب علموں کو گروپ گیمز کروائی جاتی ہیں جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو دوسروں سے ملنے سے ڈرتے ہیں وہ ان سے ملیں اور ایک دوسرے کو سمجھیں۔

فرسٹریشن پر قابو

فرسٹریشن آج کے معاشرے کی ایک نفسیاتی بیماری ہے۔ سات آٹھ دن کے لئے ایک مشکل اور ایسا کام جو بہت کم لوگوں نے کیا ہو مکمل کر لینے سے انسان ایک قسم کا سکون محسوس کرتا ہے۔ ہر انسان کچھ اہم کام کرنا چاہتا ہے اور جب کچھ کر نہیں سکتا تو فرسٹریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک مشکل ٹریک کی کامیابی کسی بھی شخص میں فرسٹریشن کم کرنے میں مدد دلا سکتی ہے۔

خدا سے تعلق

ہم احمدی خدام میں ٹریک پر جانے سے پہلے ایک اجتماعی دعا کروائی جاتی ہے اور اسی طرح ٹریکنگ کے دوران ہر روز اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ اس دعا سے اور اسی طرح ہر مشکل میں خدا کی واضح مدد دیکھ کر خدا سے انسان کا تعلق ٹریکنگ کے دوران کچھ اور گہرا ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ تین قسم کے لوگوں کی دعا جلدی سنی جاتی ہے۔ ان میں ایک مسافر کی دعا ہے۔

غرض یہ چند ایک تربیتی پہلو ہیں جو ٹریکنگ کے دوران کوئی شخص سیکھتا ہے۔ بہت سی چیزیں انسان سیر پر جانے کے شوق میں سیکھ لیتا ہے اور بہت سی چیزیں ٹریکنگ خود سکھا دیتی ہے اور یہ ایسی تربیت ہے کہ انسان کو بوجھل محسوس نہیں ہوتی مگر اس کی تربیت ہو رہی ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کی تربیت ایسے ماحول میں ہو رہی ہوتی ہے جہاں ہر طرف خوبصورت نظارے خوبصورت وادیوں، ندیوں، پہاڑوں، بادلوں، آبشاروں کی شکل میں موجود

بقیہ صفحہ 43 پر

"آب دوز"۔ یقیناً یہ نام تو آپ نے سنا ہی ہو گا۔ بلکہ اکثر قارئین نے اس کو ٹیلی ویژن وغیرہ پر بھی دیکھا ہو گا۔ آب دوز کا شمار پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے خطرناک ترین ہتھیاروں میں ہوتا ہے۔ اس کی جنگی نقطہ نظر سے اہمیت آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں ڈبوئے جانے والے ۷۵ فی صد جہاز آبدوز کا نشانہ بنے۔

آب دوز تاریخ کے آئینے میں

آب دوز کا تصور بہت پہلے سے انسانی دماغ کے پردے پر نقش تھا۔ چنانچہ ۱۵۷۸ء میں ایک انگریز ریاضی دان ولیم بورن نے خیال ظاہر کیا کہ اگر ایک کشتی کو چمڑے کے خول میں لپیٹ دیا جائے تو اسے پانی کے نیچے بھی چلایا جا سکتا ہے۔ ولیم بورن کے اس خیال کو ۱۶۲۰ء میں ہالینڈ کے ڈربیل نے ایک ایسی کشتی تیار کر کے حقیقت کا روپ دیا جو پانی کی سطح سے پندرہ فٹ نیچے جا سکتی تھی۔ سترھویں صدی کے دوران اور لوگوں نے بھی مختلف قسم کی آب دوزیں بنائیں لیکن کسی نہ کسی میں کوئی خامی ضرور تھی۔

پہلی کامیاب آبدوز ییل یونیورسٹی (امریکہ) کے ایک طالب علم بشنل نے ایجاد کی جو طویل عرصے تک پانی میں رہ سکتی تھی۔ اس نے اس کا نام "ٹرٹل" یعنی کچھوا رکھا۔ اس میں صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ اس میں ایک تارپیڈو بھی لگا ہوا تھا۔ امریکہ کی نیوی کے لیفٹیننٹ ازرابی نے پہلی دفعہ اس آب دوز کا تارپیڈو برطانوی بحری جہاز ایگل پر داغا۔ "ایگل" تباہ تو نہ ہو سکا لیکن آب دوز جنگ کا آغاز ہو گیا۔

۱۸۰۰ء میں رابرٹ فلٹن نے اکیس فٹ لمبی آب دوز "ناٹیلس" کے نام سے تیار کی جو بھاپ کے ذریعے چلتی تھی۔ ۱۸۹۴ء میں دو امریکی انجنیئروں لیک اور ہالینڈ نے ۵۳ فٹ لمبی آب دوز "ہالینڈ" تیار کی جو پٹرول کے ذریعے چلتی تھی۔ اس کی رفتار سات میل فی گھنٹہ تھی۔

۱۹۴۵ء میں ہائیڈروجن پر آکسائیڈ سے چلنے والی آب دوز بنی۔ ۱۹۵۵ء میں امریکہ میں پہلی ایٹمی آب دوز بنائی گئی۔ جس کا نام "ناٹیلس" تھا۔ ۱۹۶۰ء میں امریکہ کی ۴۴۷ فٹ لمبی ایٹمی آب دوز "ٹرائٹن" نے پانی کی سطح پر ابھرے بغیر دنیا کے گرد پورا چکر لگایا۔

آب دوز کی ساخت اور طریقہ کار

آب دوز کا سامنے کا حصہ جیٹ طیارے کے منہ کی طرح کا ہوتا ہے۔ اس حصے میں آب دوز کا انجن اور رخ بدلنے والی مشینری نصب ہوتی ہے۔ آب دوز کا رخ بدلنے کا طریقہ بالکل ہوائی جہاز کی طرح کا ہے۔ دھات کے بڑے بڑے تختوں کو دائیں بائیں موڑنے سے پانی کا ردعمل ان کو مخالف سمت میں دھکیل دیتا ہے۔ اس طرح آب دوز کی سمت تبدیل کی جا سکتی ہے۔

آب دوز کی دیواریں دوہری ہوتی ہیں۔ دو دیواریں کے درمیان پانی یا ہوا ہوتی ہے۔ اس ساخت کی بدولت آب دوز گہرائی میں پانی

کے زبردست دباؤ سے محفوظ رہتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو آب دوز پانی کے دباؤ سے پس کر رہ جائے۔

جب آب دوز کو غوطہ لگانا ہو تو آب دوز کے اندر موجود ایک خالی ٹینک میں پانی بھر لیا جاتا ہے۔ اس میں جتنا زیادہ پانی بھرا جائے آب دوز اتنی ہی زیادہ گہرائی تک پہنچ سکتی ہے۔ جب پانی کی سطح پر آب دوز لانی ہو تو یہ پانی باہر نکال دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی دم پر لگے ہوئے بڑے بڑے تختے بھی غوطہ لگانے میں مدد دیتے ہیں۔ پانی بھرنے کے عمل سے آب دوز آہستہ آہستہ نیچے جاتی ہے لیکن ان تختوں کی مدد سے چند سیکنڈ میں سو ڈیڑھ سو گز لمبی آب دوز پانی کے نیچے چلی جاتی ہے۔ یہ تختے پانی کی سطح کے متوازی ہوتے ہیں۔ جب انہیں جھکایا جاتا ہے تو پانی کے رد عمل کے طور پر دم کو اوپر اٹھاتا ہے اور آب دوز غوطہ لگاتی ہے۔ جدید ترین آبدوزیں ایک ہزار فٹ تک نیچے جا سکتی ہیں۔

توانائی کا مسئلہ

ڈیزل سے چلنے والی آب دوز میں چار انجن ہوتے ہیں۔ سطح آب پر دو انجن چلاتے ہیں۔ مگر جب آب دوز زیر آب ہو یا کوئی ہنگامی صورت حال ہو تو چاروں انجن چلادئے جاتے ہیں۔ بعض آب دوزیں بجلی سے بھی چلتی ہیں مگر یہ ہمہ وقت بجلی سے نہیں چل سکتیں۔ بجلی سے چلنے والی آب دوز میں ایک بیٹری ہوتی ہے۔ جب آب دوز سطح آب پر ہوتی ہے تو اس وقت وہ بیٹری چارج کی جاتی ہے اور جب یہ زیر آب جاتی ہے تو اس بیٹری کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ڈیزل سے چلنے والی آب دوز کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ آکسیجن پانی سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ آب دوز سے ایک نل باہر نکال دیتے ہیں جو ہوا اندر کھینچ لیتا ہے مگر پانی اندر نہیں آتا۔

آب دوز کی راہنمائی

آب دوز کی پشت پر چند اونچے کھمبے نصب ہوتے ہیں۔ جن کی اونچائی ٹرانسسٹر کے ایریل کی طرح کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔ ان کھمبوں میں سے ایک کھمبے میں "بالا بین" نصب ہوتی ہے۔ جب آب دوز زیر زمین ہوتی ہے تو عملہ بالا بین کی مدد سے باہر کا منظر دیکھ سکتا ہے۔ دوسرے کھمبوں میں ریڈیائی سگنل موصول کرنے والے آلات نصب ہوتے ہیں۔ جن کی مدد سے آب دوز بیرونی دنیا سے رابطہ رکھتی ہے اور اسی طرح اپنے مرکز سے رابطہ بھی ان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ کھمبے باہر سے نظر نہیں آتے لیکن یہ اپنے پیچھے ایک لکیری چھوڑ جاتے ہیں۔ اس لئے دشمن کا جہاز اگر بہت قریب ہو تو کھمبے اندر کھینچ لئے جاتے ہیں اور اس طرح بیرونی دنیا سے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے۔ خطرہ ٹل جانے کے بعد کھمبے دوبارہ باہر نکال لئے جاتے ہیں۔

حادثات

آب دوزوں کو بعض اوقات حادثات بھی پیش آتے ہیں جن کے نتیجے میں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔

اگر تباہ شدہ آب دوز کے قریب کوئی بحری جہاز ہو تو ایک ہزار فٹ گہرائی تک ڈوبنے والی آب دوز کو بچایا جاسکتا ہے۔ جہاز سے رسے نیچے پھینکے جاتے ہیں۔ جن کے ساتھ خاص قسم کی گھنٹیاں ہوتی ہیں۔ جن کی آواز پانی میں دور دور تک سنی جاسکتی ہے۔ رسوں کو تھام کر عملے کے لوگ اوپر آسکتے ہیں۔

آب دوز کے ہر کارندے کو مصنوعی پھیپھڑا فراہم کیا جاتا ہے جو کئی گھنٹے تک اسے آکسیجن فراہم کر سکتا ہے۔ جب آب دوز ڈوب رہی ہوتی ہے تو اس کا ایک دروازہ کھول کر جس کے ذریعے پانی اندر نہیں آسکتا بہت سی غبارہ نما کشتیاں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ جو تیزی سے پانی کی سطح پر پہنچ جاتی ہیں۔ ان کے نیچے رسے لگے ہوتے ہیں جن کو تھام کر عملے کے لوگ اوپر آسکتے ہیں۔ یہ غبارہ نما کشتیاں ایک سو فٹ کی گہرائی تک ڈوبنے والوں کو بچا سکتی ہیں۔

مقاصد

آب دوز کے بنیادی مقاصد جنگی نوعیت کے ہیں۔ جدید ایٹمی آب دوزیں ڈیڑھ ہزار میل دور تک میزائل برسا سکتی ہیں اور پانی کے اندر سے تارپیڈو مار کر بحری جہازوں میں سوراخ کر دیتی ہیں۔ آب دوزیں

بقیہ صفحہ 43 پر

واقفینِ نو کے متعلق ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(مرسلہ:۔ وکالت وقف نو ربوہ)

⊙ ایسے واقفین نو چاہئیں کہ جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔

⊙ واقفین نو کو اس بات کی عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں۔

⊙ عمومی تعلیم میں واقفین نو بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہئے۔

⊙ عمومی تعلیم میں واقفین نو بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہئے۔

⊙ واقفین نو کی دیانت پر بہت زور ہونا چاہئے۔

⊙ مالی لحاظ سے واقفین نو بچوں کو تقویٰ کی باریک راہیں سکھائیں۔

⊙ واقفین نو بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا بہت ضروری ہے۔

⊙ واقفین نو کو نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا بہت ضروری ہے۔

⊙ واقفین نو کو اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا' ناصرات سے وابستہ کرنا' خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

⊙ واقفین نو کیلئے بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔

⊙ واقفین نو بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔

⊙ اپنے واقفین نو بچوں کو سطحی چالاکیوں سے بھی بچائیں۔

⊙ واقفین نو کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

⊙ تمام واقفین نو اپنے خاندان کی سچی کہانیاں' سچے واقعات یاد رکھیں کہ ان کا خاندان کب احمدی ہوا۔ کیا کیا قربانیاں کیں' کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں پھر اللہ نے ان پر کیا فضل نازل فرمائے؟

ساتویں آل پاکستان ورزشی مقابلہ جات ۱۹۹۷ء

(مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب ناظم اعلیٰ ورزشی مقابلہ جات)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو امسال ۱۹۔۲۰۔۲۱ فروری ۱۹۹۷ء کو اپنے ساتویں آل پاکستان سالانہ ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک

مقابلہ جات کی رپورٹ ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

انتظامیہ:۔ جملہ انتظامات کی بطریق احسن انجام دہی کے لئے انتظامیہ تشکیل دے کر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سے منظوری لی گئی۔ صدر محترم نے مندرجہ ذیل انتظامیہ کی منظوری عنایت فرمائی۔

ناظم اعلیٰ: شبیر احمد صاحب ثاقب' نائب ناظم اعلیٰ: مکرم منصور احمد صاحب ناصر' مکرم سلیم الدین صاحب' ناظم رابطہ: مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب طاہر' ناظم رجسٹریشن و استقبال و الوداع: مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز' ناظم رہائش و روشنی: مکرم قمر احمد کوثر صاحب' ناظم حاضری نگرانی و تربیت: مکرم ظفراللہ خان صاحب طاہر' ناظم تقسیم خوراک و پکوائی: مکرم خلیل احمد صاحب تنویر' ناظم سٹیج و رپورٹنگ و تقسیم انعامات: مکرم شمشاد احمد قمر صاحب' ناظم مہمان نوازی و ریفرشمنٹ: مکرم نصیر احمد صاحب انجم' ناظم آب رسانی و صفائی: مکرم انتصار احمد صاحب نذر' ناظم طبی امداد: مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب' ناظم نظم و ضبط: مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب' ایڈیشنل ناظم نظم و ضبط: مکرم راجہ رفیق احمد صاحب' ناظم سمعی و بصری و تصاویر: مکرم فخر الحق شمس صاحب' ناظم تیاری گراؤنڈز: مکرم راجہ رشید احمد صاحب' ناظم مقابلہ جات: مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر' انچارج کبڈی: مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب' انچارج والی بال و باسکٹ بال: مکرم عبدالحلیم سحر صاحب' انچارج فٹبال: مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب' انچارج انفرادی مقابلہ جات: مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب' انچارج سائیکلنگ: مکرم راجہ رشید احمد صاحب' انچارج بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس: مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب

سکیمز و بجٹ:۔ تمام شعبہ جات نے اپنی اپنی سکیمز دیں۔ مجلس عاملہ کے غور و فکر کے بعد بعض ترامیم کے ساتھ جن کی منظوری دی گئی۔ ان منظور شدہ سکیمز کی روشنی میں بجٹ تیار کیا گیا جسے محاسبہ کی سفارشات کے ساتھ مجلس عاملہ نے منظور کیا۔

رابطہ:۔ مقابلہ جات کے انعقاد سے اڑھائی ماہ قبل ایک سرکلر قائدین اضلاع و علاقہ کو بھجوایا گیا۔ اس میں تمام مقابلہ جات کی تفصیل کے علاوہ عمومی ہدایات شامل تھیں۔ اس کے علاوہ خطوط اور دیگر ذرائع سے قائدین کے ساتھ رابطہ رکھا گیا۔

انتظامیہ کی میٹنگ:۔ انتظامیہ کو حتمی شکل دینے کے لئے انتظامیہ کی میٹنگ مقابلہ جات کے آغاز سے تین روز قبل کی گئی۔ اس میٹنگ میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان بنفس نفیس تشریف لائے اور تمام شعبہ جات کے کاموں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا۔

جائزہ انتظامات:۔ مورخہ ۱۷ فروری کو انتظامیہ سپورٹس مقابلہ جات کے ناظمین، نائبین و معاونین کو ایک خصوصی تقریب میں اکٹھا کیا گیا اور صدر محترم نے انہیں ان کے کاموں کے بارے میں گراں قدر ہدایات دیں۔

مقابلہ جات کے انعقاد سے ایک یوم قبل مورخہ ۱۸ فروری کی رات کو محترم صدر صاحب نے خاکسار کے ہمراہ موقع پر پہنچ کر مختلف شعبہ جات کے کاموں کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات بھی جاری فرمائیں۔

دعا و صدقہ:۔ مقابلہ جات کے افتتاح سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس بھجوائی گئی۔ نیز بزرگان سلسلہ کو بھی دعا کے لئے خطوط لکھے گئے۔ علاوہ ازیں ایک عدد بکرا صدقہ دیکر غرباء میں تقسیم کروایا گیا۔

رجسٹریشن:۔ مقابلہ جات کے آغاز سے ایک دن قبل دفتر رجسٹریشن ایوان محمود میں قائم کیا گیا۔ مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے تمام کھلاڑیوں اور آفیشلز کی رجسٹریشن کر کے انہیں کارڈ جاری کیے گئے۔ کھلاڑیوں اور آفیشلز کے کارڈ علیحدہ علیحدہ تھے۔ یہ مقابلہ جات علاقائی بنیاد پر منعقد کروائے گئے۔ اس مقصد کے لئے کل ۹ علاقہ جات کا تعین کیا گیا۔ ہر علاقہ کے کھلاڑیوں کے لئے مخصوص رنگ کی یونیفارم تجویز کی گئی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

علاقہ ربوہ سیاہ، علاقہ لاہور سفید، علاقہ ملتان (ڈیرہ غازیخان بہاولپور) میرون، علاقہ گوجرانوالہ پیلا، علاقہ سرگودھا اورنج، علاقہ راولپنڈی (سرحد آزاد کشمیر) بادامی، علاقہ فیصل آباد آسمانی، علاقہ حیدر آباد (سکھر) سرخ، علاقہ کراچی (بلوچستان) سبز

ان ۹ علاقہ جات کے کل ۶۸ آفیشلز اور ۵۱۵ کھلاڑیوں نے مقابلہ جات میں شرکت کی۔

افتتاحی تقریب:۔ افتتاحی تقریب ۱۹ فروری ۱۹۹۷ء کو ساڑھے آٹھ بجے ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب وکیل التعلیم تحریک جدید و قائد ایثار مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے خدام کا عہد دہرایا جس کے بعد رپورٹ پیش کی اور مہمان شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ بعد میں محترم مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے کھیل کی اہمیت اور اخلاق کی تعمیر و ترقی پر زور دیا۔ آخر پر آپ نے سپورٹس مقابلہ جات کے کامیاب اور بامقصد انعقاد کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

رہائش و تربیت:۔ تمام مہمان کھلاڑیوں کے لئے رہائش کا انتظام ایوان محمود کے اندر ہی کیا گیا جب کہ قائدین اور آفیشلز کو انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ مقابلہ جات کے دوران باجماعت نمازوں کا خصوصیت سے انتظام کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ایوان محمود کے غربی پلاٹ کو قناتیں وغیرہ لگا کر مخصوص کر دیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس کا بھی انتظام کیا گیا۔

طعام:۔ کھانا پکوانے اور کھلانے کا انتظام ایوان محمود کے اندر ہی شرقی لان میں کیا گیا۔ جہاں حسن انتظام کے ساتھ مہمانوں کو تین وقت کا کھانا پیش کیا جاتا رہا۔

مہمان نوازی و ریفریشمنٹ:۔ مقابلہ جات کے تینوں ایام میں شعبہ مہمان نوازی کی طرف سے چائے اور جوسز کے ذریعہ حسب ضرورت مہمانوں کی تواضع کی جاتی رہی۔ تمام میچز میں کھلاڑیوں کو جوسز کے ذریعے ریفریشمنٹ دی جاتی رہی۔

روشنی:۔ رہائش گاہ، طعام گاہ، ہال نیز بیوت الخلاء اور ایوان محمود کے ماحول میں روشنی کا مناسب انتظام کیا گیا۔ بجلی فیل ہونے کی صورت میں جنریٹر کا متبادل انتظام بھی تھا۔

آب رسانی و صفائی:۔ دوران مقابلہ جات ایوان محمود میں ہمہ وقت میٹھے پانی کی فراہمی کو ممکن بنایا گیا۔ اسی طرح کھیل کے میدان میں بھی پینے کے لئے پانی کے مٹکے اور ڈرم رکھوائے گئے۔ احاطہ ایوان محمود میں صفائی کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ بیوت الخلاء اور وضو والی جگہ پر صابن وغیرہ رکھا گیا۔

نظم و ضبط:۔ احاطہ ایوان محمود میں اور کھیل کے تمام گراؤنڈز میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے خدام کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اسی طرح ایوان محمود کے گیٹ پر بھی دن رات ڈیوٹی کا انتظام کیا گیا۔

سمعی و بصری:۔ شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت کے تعاون سے افتتاحی و اختتامی تقاریب کے علاوہ تمام اہم مقابلہ جات کی ویڈیو فلم بنائی گئیں۔ اس کے علاوہ مقابلہ جات کے دوران مختلف مواقع پر کچھ یادگار تصاویر بھی بنائی گئیں۔

مقابلہ جات:۔ مقابلہ جات کے سلسلہ میں ہونے والے مختلف مقابلہ جات جن مقامات پر کروائے گئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کبڈی: دارالرحمت غربی (نزد سوئمنگ پول)' والی بال: دارالرحمت غربی' باسکٹ بال: نصرت جہاں اکیڈمی' فٹبال: دارالیمن وسطی' دارالنصر' اتھلیٹکس: دارالرحمت وسطی' سائیکلنگ: احمد نگر تا سیال موڑ' ٹیبل ٹینس و بیڈمنٹن: ایوان محمود ہال

تمام مقابلہ جات کو دیکھنے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے صدر محترم کے ہمراہ ناظم اعلیٰ تمام گراؤنڈز میں تشریف لے جاتے رہے۔ اہل ربوہ نے ان کھیلوں میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ خصوصاً کبڈی دیکھنے کے لئے دور و نزدیک سے شائقین تشریف لاتے رہے۔ کھلاڑیوں نے بھی نہایت عمدہ کھیل پیش کیا۔

طبی امداد:۔ مقابلہ جات کے دوران ہر گراؤنڈ میں شعبہ طبی امداد کے کارکنان موجود رہے اور کھیل کے دوران عندالضرورت فوری طور پر کھلاڑیوں کو طبی امداد فراہم کی گئی۔ اسی طرح ایوان محمود کے اندر بھی یہ شعبہ خدمات بجا لاتا رہا۔

تیاری گراؤنڈز:۔ مقابلہ جات کے انعقاد سے قبل تمام گراؤنڈز کا جائزہ لیا گیا اور ضروری تیاری وغیرہ کروائی گئی۔ ناظم اعلیٰ نے اپنے نائبین اور ناظم صاحب تیاری گراؤنڈز کے ہمراہ تمام گراؤنڈز کا متعدد بار جائزہ لیا اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی کہ گراؤنڈز معیاری ہوں تاکہ احسن طریق سے مقابلہ جات کا انعقاد ہو سکے۔

ٹیکنیکل امور:۔ ٹیکنیکل امور کی انجام دہی کے لئے مندرجہ ذیل طریق اختیار کیا گیا۔ ہر کھیل کے لئے فیلڈ جیوری قائم کی گئی۔ مندرجہ ذیل دو کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

الف تجنید کمیٹی:۔

مکرم خلیل احمد صاحب تنویر (صدر)
مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز (ممبر)
مکرم قمر احمد صاحب کوثر (ممبر)

ٹیکنیکل کمیٹی:۔

مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب (صدر)
مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب (ممبر)
مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر (ممبر)
مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب (ممبر)

اختتامی تقریب:۔ ان مقابلہ جات کی اختتامی تقریب ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء بروز جمعہ المبارک سوا دو بجے بعد نماز جمعہ ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت اور عہد کے بعد خاکسار نے مقابلہ جات کے کامیاب انعقاد کی رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اجتماعی

دعا کروائی۔ بعد ازاں احاطہ ایوان محمود کے غربی لان میں تمام شرکاء تقریب کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اعزاز پانے والوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

کبڈی:۔ علاقہ فیصل آباد اول' نوٹ:۔ علاقہ لاہور کی کبڈی اور والی بال کی ٹیم کو ایک بے ضابطگی کی وجہ سے مقابلہ جات سے خارج کر دیا گیا۔

والی بال:۔ علاقہ گوجرانوالہ اول

باسکٹ بال:۔ علاقہ ربوہ اول' علاقہ حیدر آباد دوم

فٹ بال:۔ علاقہ ربوہ اول' علاقہ فیصل آباد دوم

سائیکل ریس:۔ ریس سپورٹس (سنگل):۔ مکرم عبد الماجد صاحب (ربوہ) اول

سائیکل ریس سادہ سائیکل:۔ مکرم حنیف احمد صاحب (ربوہ) اول' مکرم عبد المتین صاحب (کراچی) دوم' مکرم عبد الرحمن صاحب (ربوہ) سوم

سائیکل ریس سادہ سپرنٹ:۔ مکرم عبد الماجد صاحب (ربوہ) اول' مکرم وسیم احمد صاحب (ربوہ) دوم' مکرم فرید الدین صاحب (فیصل آباد) سوم

سائیکل ریس سادہ سپرنٹ:۔ مکرم عبد السنان صاحب (ربوہ) اول' مکرم امین الرحمن صاحب (ربوہ) دوم' مکرم رمضان احمد صاحب (ربوہ) سوم' خصوصی انعام مکرم فیاض احمد صاحب (ملتان)

ٹیبل ٹینس (سنگل):۔ مکرم کامران آصف صاحب (کراچی) اول' مکرم عطاء الکلیم صاحب (ربوہ) دوم' مکرم سعید احمد صاحب ظفر (ربوہ) سوم

ٹیبل ٹینس (ڈبل):۔ مکرم کامران احمد صاحب و مکرم شہاب کھوکھر صاحب (کراچی) اول' مکرم سعید احمد صاحب ظفر و مکرم اسد اللہ صاحب (ربوہ) دوم' خصوصی انعام: مکرم محمد انور ملک صاحب (راولپنڈی) مکرم طارق طلحہ صاحب (ربوہ)

بیڈمنٹن (سنگل):۔ مکرم مظفر احمد صاحب (گوجرانوالہ) اول' مکرم خالد محمود صاحب (کراچی) دوم' مکرم عبد المعطی شاہد صاحب (ربوہ) سوم

بیڈمنٹن (ڈبل):۔ مکرم عبد المعطی شاہد صاحب و مکرم داؤد احمد صاحب (ربوہ) اول' مکرم مظفر احمد صاحب' مکرم منیر احمد صاحب (گوجرانوالہ) دوم' خصوصی انعام: مکرم احمد صادق صاحب (سرگودھا) مکرم سعادت احمد صاحب (کوئٹہ)

دوڑ ۱۰۰ میٹر:۔ مکرم قیصر محمود صاحب (ربوہ) اول' مکرم وسیم احمد صاحب (فیصل آباد) دوم' مکرم شعیب ظفر صاحب (سرگودھا) سوم

دوڑ ۲۰۰ میٹر:۔ مکرم قیصر محمود صاحب (ربوہ) اول' مکرم اسد فاروق صاحب (گوجرانوالہ) دوم' مکرم نعیم احمد صاحب ہندل (ربوہ) سوم

دوڑ ۴۰۰ میٹر:۔ مکرم قیصر محمود صاحب (ربوہ)' مکرم وسیم احمد صاحب (فیصل آباد) دوم' مکرم نعیم احمد صاحب ہندل (ربوہ) سوم

دوڑ ۸۰۰ میٹر:۔ مکرم قیصر محمود صاحب (ربوہ) اول' مکرم شکیل احمد صاحب (سندھ) دوم' مکرم عبد المتین صاحب (بلوچستان) سوم

دوڑ ۱۵۰۰ میٹر:۔ مکرم شکیل احمد صاحب (حیدر آباد) اول' مکرم شہباز احمد صاحب (ملتان) دوم' مکرم شرافت احمد صاحب (حیدر آباد) سوم

دوڑ ۵۰۰۰ میٹر:۔ مکرم شہباز احمد صاحب (ملتان) اول' مکرم شہباز احمد صاحب (گوجرانوالہ) دوم' مکرم شکیل احمد صاحب (سندھ) سوم

اونچی چھلانگ:۔ مکرم افتخار احمد صاحب (فیصل آباد) اول' مکرم نعیم احمد صاحب ہندل (ربوہ) دوم' مکرم عمران خان صاحب (سرگودھا) سوم

لمبی چھلانگ:۔ مکرم شعیب ظفر صاحب (سرگودھا) اول' مکرم حفیظ احمد صاحب (ربوہ) دوم' مکرم قیصر محمود صاحب (ربوہ) سوم

ٹرپل جمپ:۔ مکرم حفیظ احمد صاحب ہندل (ربوہ) اول' مکرم منصور احمد (لاہور) دوم' مکرم افتخار احمد صاحب (فیصل آباد) سوم

گولہ پھینکنا:۔ مکرم طاہر محمود صاحب (ربوہ) اول' مکرم شاہد اقبال صاحب (کراچی) دوم' مکرم ناصر احمد صاحب بٹ (گوجرانوالہ) سوم

تھالی پھینکنا:۔ مکرم طاہر محمود صاحب (ربوہ) اول' مکرم شاہد اقبال صاحب (کراچی) دوم' مکرم رفیع احمد صاحب (سرگودھا) سوم

نیزہ پھینکنا:۔ مکرم وسیم احمد صاحب (فیصل آباد) اول' مکرم رفیع احمد صاحب (سرگودھا) دوم' مکرم اسد فاروق صاحب (گوجرانوالہ) سوم

نشانہ غلیل:۔ مکرم شمیم احمد صاحب (حیدر آباد) اول' مکرم مظفر

احمد صاحب (گوجرانوالہ) دوم، مکرم وسیم احمد صاحب (فیصل آباد) سوم

پیدل سفر (۵ کلومیٹر):۔ مکرم نصیر احمد صاحب (ربوہ) اول، مکرم غلام مرتضیٰ صاحب (حیدر آباد) دوم، مکرم پرویز احمد صاحب (گوجوانوالہ) سوم

ریلے ریس:۔ علاقہ ربوہ اول، علاقہ سندھ دوم، علاقہ کراچی سوم

⊙ بیسٹ اتھلیٹ مکرم قیصر محمود صاحب قرار پائے جن کا تعلق ربوہ سے ہے۔

⊙ کھیلوں میں بحیثیت مجموعی بہترین علاقہ ربوہ قرار پایا

⊙ بہترین نمائندگی کے لحاظ سے علاقہ گوجرانوالہ انعام کا حقدار قرار پایا۔

⊙ بہترین نگران علاقہ جات جنہوں نے خصوصی تعاون کیا۔

مکرم رانا منصور احمد صاحب علاقہ گوجرانوالہ

مکرم سہیل مشتاق صاحب علاقہ فیصل آباد

مکرم خالد محمود صاحب علاقہ سرگودھا

⊙ کچھ تحائف دوسرے شہروں سے آنے والے ریفری صاحبان کو بھی دیئے گئے۔

⊙ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے مقابلہ جات کے کامیاب انعقاد پر ازراہ شفقت خاکسار ناظم اعلیٰ کو ایک تحفہ دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ یہ مقابلہ جات ہر اعتبار سے کامیاب رہی۔ سارے مقابلہ جات نہایت پر امن اور خوشگوار ماحول میں ہوئے۔ کھلاڑیوں نے بڑے جوش و خروش سے مقابلہ جات میں حصہ لیا اور شائقین کو اپنے عمدہ کھیل سے محظوظ کیا۔ فائنل مقابلہ جات میں بطور خاص شائقین کا جذبہ شوق دیدنی تھا۔

خاکسار ان سارے امور کی باحسن تکمیل پر جہاں خدا تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر سے معمور ہے وہاں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے جن کے تعاون، محنت اور اخلاص کے باعث سارے انتظامات حسن و خوبی سے انجام پائے۔ خاکسار بطور خاص اپنی انتظامیہ اور ان کے نائبین و معاونین کا بھی ممنون ہے جن کی محنت اور خدمت مثالی رہی۔ نیز تمام قائدین اضلاع و علاقہ اور نگران صاحبان کھیل شکریے کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے بڑی محنت سے ٹیمیں تیار کیں اور ان مقابلہ جات کے لئے مرکز میں لے کر آئے۔ اسی طرح تمام آفیشلز اور کھلاڑیوں کا بھی بیحد ممنون ہوں جن کی اعلیٰ کارکردگی اور حسن اخلاق سے سارے میچز کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

آخر پر میں صدر محترم کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی راہنمائی اور تعاون قدم بقدم میرے ساتھ رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو ان کے اخلاص و قربانی کی بہترین جزا دے اور اپنے فضلوں کا سایہ ہمیشہ ان پر رکھے۔ (آمین)

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

نتائج مقابلہ مضمون نویسی

سہ ماہی اول بعنوان وقف زندگی

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: مکرم نصیر احمد صاحب شریف۔ حافظ آباد

دوم: محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

سوم: مکرم منور علی صاحب شاہد گلشن پارک لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

مکرم طاہر محمود ۱۶۶ بہاولنگر، مکرم سہیل انصر ربوہ، مکرم آصف الرحمان قمر دار الذکر فیصل آباد، مکرم نصیر احمد طاہر ربوہ، مکرم نوید احمد نعیم نارتھ کراچی، مکرم تنویر احمد صاحب ثاقب ننکانہ ضلع شیخوپورہ، مکرم محمد یوسف صاحب بھٹی ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم)

وقفِ زندگی کی برکات و اہمیت

(مکرم محمد شکر اللہ صاحب - ڈسکہ)

وقف کرنا جاں کا ہے کسب کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

وقف زندگی کا مفہوم

وقف زندگی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی تمام زندگی خدا کی رضا کے عین مطابق گزارنا۔ یعنی زندگی جو خدا سے ملی ہے خدا کی راہ میں استعمال ہو۔ اس لحاظ سے ایک مومن کو واقف زندگی ہونا چاہئے۔ بالخصوص ہم احمدیوں کو جو تمام دنیا کو اپنا مخاطب سمجھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام خدا تعالیٰ نے ابراہیم بھی رکھا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے کہ آپ کی اولاد اسماعیلی نمونہ کو اختیار کرے"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزء ۵ حصہ سوم طبع بار اول ۱۹۵۰ء)

موضوع کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے دنیا میں مبعوث فرمایا تا دین حق کے مرجھائے ہوئے باغ کو از سر نو تروتازگی بخشیں اور تمام مذاہب باطلہ پر دین حق کی عظمت اور برتری ثابت کریں۔ تاکہ دین حق کی سربلندی اور جاہ وجلال کا جھنڈا پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا پر لہرانے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقف زندگی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرے۔ میں نے اخباروں میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی وقف کر دی اور فلاں نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی ہیں۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا۔ اس تجارت، مفاد اور منافع پر انہیں اطلاع ہوتی جو خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں...... اس للہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸)

مندرجہ بالا الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح پاک کے دل میں وقف کی کتنی اہمیت اور شدید تڑپ تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں پھیلائیں اور (دین حق) کے جلال اور اس کی شان کے اظہار کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر (دعوت الی اللہ)

کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے"۔ (اخبار الفضل ۲۸ اگست ۱۹۵۹ء)

حضرت خلیفہ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں (دین حق) نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے۔ اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں۔ ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں"۔

وقف زندگی کی اہمیت سیدنا مسیح پاک کے درج ذیل ارشاد سے اور واضح ہو جاتی ہے۔ فرمایا۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانے والے ہوں علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام نہیں"۔

نیز فرمایا:۔

" (دعوت الی اللہ)...... کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جائیں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ملکوں میں جایا کرتے تھے۔ یہ چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۱)

کلمہ حق کی مہم فاتحانہ طریق پر ادا کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں وقف زندگی کی پہلی باقاعدہ تحریک ۱۹۰۷ء میں کی گئی۔ جس میں تیرہ نوجوانوں نے لبیک کہا۔ یہ معمولی سا پودا اب بڑھ کر ایک تناور درخت بن چکا ہے اور سینکڑوں احمدی اپنی زندگیاں وقف کر کے دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے دنیا کما سکتے ہیں مگر وہ اپنی تمام امنگوں پر لات مار کر خدا کے ہو گئے ہیں۔ وہ قلیل کو کثیر پر ترجیح دیتے ہیں اور پیٹ بھر کر کھانے کی نسبت خدا کی راہ میں فاقے کو پسند کرتے ہیں۔ وہ والدین جنہوں نے کسی داعی الی اللہ کو پروان چڑھایا اور اسے دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے لئے تیار کیا قابل مبارک باد ہیں۔

آج اکناف عالم میں احمدیہ تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ جن میں احمدی ماؤں کے جگر گوشے معمولی الاؤنسوں پر کام کرتے ہیں۔ ہر طرح کے مصائب و آلام سے دو چار ہوتے ہیں۔ لیکن خوش ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر جہاد کیا ہے والدین، رشتہ داروں، بہن بھائیوں اور بال بچوں سے الگ دنیا، وطن سے جدا ہو کر دیار غیر میں جا کر اپنی زندگیاں وقف کر کے دین کی خدمت کر کے خدا کے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں۔

حضرت خلیفہ المسیح الرابع کی تحریک وقف نو کے تحت آج ایسے ہزاروں جگر گوشے ہیں جو احمدی والدین اس عزم اور نیت سے پروان چڑھا رہے ہیں کہ وہ مجاہدین...... کی صف میں شامل ہوں اور دین حق کے لئے ہر ممکن قربانی کا نمونہ پیش کریں۔

جماعت احمدیہ میں وقف زندگی کا نظام

جماعت احمدیہ میں انہیں شاندار روایات کو زندہ کرتے ہوئے خدمت دین کا ایک منفرد اور انوکھا نظام جاری ہے۔ جو وقف زندگی کا نظام کہلاتا ہے۔ یہ کل وقتی بھی ہے اور جز وقتی بھی ہے۔ یعنی بعض تو اپنی ساری زندگی احمدیت کی خاطر وقف کر دیتے ہیں اور بعض وقف عارضی اور وقف ایام وغیرہ کے تحت اپنے اوقات کا ایک حصہ دین کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق کہ "میں تیری...... کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" دنیا کے کونے کونے میں احمدیت...... کے مجاہد اعلائے

حضرت ابو ھریرہؓ کا واقعہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بعض صحابہؓ دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے کہ شاید حضور باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کے سننے سے محروم رہ جائیں۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرتے تھے لیکن نہیں وہ بہت بڑی خدمت کر رہے تھے۔ حضرت ابو ھریرہؓ کے بھائی ایک دفعہ رسول ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی حضور

ابوھریرہ تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے آپ اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم خدا اسی کے طفیل تمہیں رزق دے رہا ہے تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ بہت بڑا ثواب کا کام کرتے تھے"۔

(خطبات محمود جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

حضرت مسیح موعود کی جماعت کو وصیت

آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے اور کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العلمین (البقرہ:۱۳۲) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۰ طبع جدید)

وقف کی برکات

جو اپنے وجود کو خدا کی خاطر وقف کرتے ہیں اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ اس کی چشم پوشی فرماتا ہے۔ اور اس کی حقیر کوششوں کو بھی نوازتا ہے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی زندگی اس کی صحت اس کے قویٰ اس کی ہمت' اس کے رزق اور اس کی اولاد میں برکت دیتا ہے اور اس کے کاموں میں سہولت پیدا فرماتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کو بقدر اپنی قربانیوں کے محبت الٰہی کا جام پلاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا نمونہ

حضرت مسیح موعود نے خدمت دین کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ اور اپنی زندگی کا ایک ایک لحہ صرف کر دیا اور انتہائی مشقتیں اور تکالیف برداشت کیں آپ کو اس کے لئے جو دلی جوش دیا گیا اسے آپ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش (دین حق) کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضل تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اس خدمت میں صرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو الٰہی دین کی خدمت میں صرف ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے اور اس قدر وسعت معاش حاصل ہو کہ تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں وہ سب عیش اسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم کا عذاب ہے جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۶۔۳۵)

رفقائے کرام حضرت مسیح موعود اور خدمت دین کی تڑپ کے چند نمونے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک باطنی کمند کے ساتھ مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایک باطنی کمند کے ساتھ سعید روحوں کو میری طرف لے آیا ان سعید روحوں نے خدمت دین کے وہ کام کئے جن کی نظیر پہلے..... زمانہ میں نظر آتی ہے اور اس زمانہ میں بھی درحقیقت وہی برکت ہی اپنے ایک کامل ظل کے ذریعے کارفرما ہوئی سو نتیجہ بھی کیوں نہ ویسا ہی ہوتا۔

ان سعید روحوں میں حضرت حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفہ المسیح الاول تھے۔ آپ نے ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط لکھا آپ فرماتے ہیں۔

مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم...... ہاں اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اس راہ میں جان دے دوں....."

(بحوالہ مرقاۃ الیقین)

یہ باتیں صرف خط میں ہی نہیں تھیں بلکہ آپ نے عین اس کے مطابق کر دکھایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دروازے پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور ہر وقت خدمت دین کے لئے کمربستہ رہے۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب بھی ان لوگوں میں تھے جو خدا کے مسیح کو دیکھ کر اپنے نفسوں سے فارغ ہو گئے۔ اور دن رات محض اپنے خدا کی محبت میں اور خدمت دین کرتے ہوئے گزار دیئے جو شخص دنیا کے خیالات سے بالا ہو سکتا ہے بس سمجھ لو اگر کچھ پایا ہے تو اسی نے۔

خدمت دین اور مربیان کا کردار

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب:۔ احمدیت کے اس عظیم مجاہد نے اپنی ساری عمر خدمت دین میں بسر کی اور اسی حالت میں خدا تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ ایک موقع پر اس مرد مجاہد نے فرمایا:۔

" آج ہم خدا تعالیٰ کے جہاد کرنے اور...... کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے۔ جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں" (الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء)

بلاشبہ ان کی قبر دیار غیر میں احمدی نوجوانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کر رہی ہے کہ وہ آگے آئیں اور دین حق اور احمدیت کے لئے اپنی جانیں وقف کریں اور اس کام کو پورا کریں جو سلسلہ کے اولین واقفین نے شروع کیا۔

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر:۔ ان کی خدمات جلیلہ اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ المسیح الرابع نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"انہوں نے بہت مشکل اور نامساعد حالات میں تن تنہا کسی قسم کی مالی مدد کے بغیر سالہا سال تک اس ملک (یعنی سپین) میں (دعوت الی اللہ) کا کام جاری رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جنہوں نے اپنا سب کچھ (احمدیت) کے لئے بیچ دیا ہو خدا تعالیٰ کی پیار کی نظریں ان پر پڑتی ہیں۔ یہ وہ روح اور جذبہ ہے جو ہر واقف زندگی میں ہونا چاہئے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ جگہ جگہ ایسے واقفین زندگی پیدا ہوں کیونکہ کام بہت ہے اور وقت تھوڑا۔ ابھی پہاڑوں کی کئی چوٹیاں ہیں جو ہمیں سر کرنی ہیں"۔

(الفضل ربوہ ستمبر ۱۹۸۲ء)

اب چوٹیوں کو سر کرنا اور ان کے اسوہ کو زندہ رکھنا آج ہمارا کام ہے وہ تو فمنھم من قضی نحبہ میں شامل ہو گئے اور جو پیچھے و منھم من ینتظر کے زمرہ میں ہیں ان کے لئے پیارے امام کی یہ صدا ہمیشہ مہمیز کا کام دیتی رہے گی۔ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

"خدا کی نوبت جوش میں آتی ہے اور تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے

موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھردو ایک دفعہ پھر اپنے خون اس قرنا میں بھردو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ ﷺ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے وہ تخت خدا تعالیٰ کو پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ تم میری مانو' خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

(سیر روحانی جلد سوم صفحہ ۲۸۶-۲۸۷)

پس اے شمع احمدیت کے پروانو! آگے بڑھو اور دین کی خدمت اور اشاعت کو اپنا نصب العین قرار دے کر اس راہ میں ہر قربانی کر گزرو۔ یقین جانو کہ اس راہ میں کوئی بھی قربانی بڑی نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاص سے کی گئی قربانی کو نہ کبھی ضائع کیا ہے اور نہ آئندہ ایسا ہوگا۔ دینی و دنیوی برکتوں کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں جیسا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام اور آپ کے اولاد کے ساتھ تھے۔ ہاں یاد آگیا کہ ہم نے تو اپنے محبوب آقا کے ساتھ یہ عہد بھی کیا ہوا ہے کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" اور اس عہد کے تحت ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ تو پھر اٹھو

اب اپنی طاقتوں کو تم آشکار کر دو
اور اس جہاں کو فوراً رشک بہار کر دو
تاریکیوں کا پردہ دنیا پہ چھا رہا ہے
تم اس کو پھاڑ ڈالو اور تار تار کر دو
کالی گھٹا ہے پانی منہ زور بہہ رہا ہے
اے احمدی جوانو بیڑے کو پار کر دو

بقیہ از صفحہ 26

ہوتے ہیں اور محنت کا پھل ان خوبصورت نظاروں کی شکل میں فوراً مل جاتا ہے۔

اگر آپ ٹریکنگ پر جانا چاہتے ہیں اور ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو اپنے قائد ضلع سے ہائیکنگ کلب پاکستان کا ممبر شپ فارم حاصل کرکے اسے پر کرکے کلب کے پتہ پر بھجوا دیں۔ یہ بھی بتا دیں کہ آپ کس ٹریک پر کن تاریخوں میں جانا چاہتے ہیں۔

بقیہ از صفحہ 30

بحری رستوں پر پہرہ دینے کا کام بھی کرتی ہیں۔

آب دوز پر امن مقاصد کیلئے بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ تباہ شدہ جہازوں کے مسافروں کو بچانے کے کام بھی آتی ہے۔ آج کل آب دوزوں کو زیر آب تحقیق کیلئے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس طرح انسان سمندر کے اندر موجود معدنیات اور وسائل سے بھرپور فائدہ اٹھا سکے گا۔

(بشکریہ ماہنامہ "طالب علم" اپریل ۱۹۸۵ء)

(مرسلہ مکرم شکیل احمد ناصر صاحب۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

بقیہ از صفحہ...... 47

۳۔ کیمپ کی بروقت رپورٹ اتنی ہی اہم ہے جتنا اس کا انعقاد، جب تک آپ رپورٹ مرکز کو ارسال نہ کر دیں اپنے کام کو مکمل نہ سمجھیں۔ رپورٹ میں تاریخ، مقام، دیکھے گئے مریضوں کی تعداد، اور کل اخراجات کا اندارج بہت ضروری ہے۔ بعض رپورٹس میں مریضوں کی تعداد اور بعض میں اخراجات کا ذکر نہیں ہوتا۔ آپ کی بروقت اور مکمل رپورٹ کی بنیاد پر ہی کیمپس کی سہ ماہی رپورٹس حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہیں۔ امید ہے آپ ان باتوں کی روشنی میں موثر فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اعلانِ ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالشکور صاحب (ولد مکرم محمود احمد صاحب) قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ڈیرہ غازیخاں کو ۲ بیٹیوں کے بعد مورخہ ۷/۲/۹۷ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم لئیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راجن پور کا بھانجا ہے۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور درازیٔ عمر سے نوازے۔

رپورٹ شعبہ خدمت خلق برموقعہ عید الفطر

ضلع فیصل آباد

مجلس ۹۶ گ ب کے زیر انتظام عید کے موقع پر ۷ ۶۳ روپے کی اشیائے خوردونوش مستحقین میں تقسیم کی گئیں۔

ضلع عمر کوٹ سندھ

قیادت ضلع کے زیر انتظام ۱۰۰ سے زائد قیدیوں میں مٹھائی اور پھل وغیرہ تقسیم کئے گئے اور مستحقین میں ۵۰۰ روپے عیدی تقسیم کی گئیں۔ ناصر آباد فارم میں ۷۰۰ روپے کے تحائف ۱۲ خاندانوں میں تقسیم کئے گئے۔ کنری میں ۲۹۶۰ روپے مالیت کے چاول گھی وغیرہ کے ۳۱ پیکٹ مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ ۸۰۰ روپے کی مختلف اشیاء عمرکوٹ جیل میں قیدیوں کو تقسیم کی گئیں۔ ۲۰ گھروں میں مٹھائی کے پیکٹ اور ۱۰۰ بچوں میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ کنری میں کل ۶۳۲۰ روپے خرچ ہوئے۔

ضلع اسلام آباد

اسلام آباد غربی کے زیر انتظام ۷ ۱۳ افراد اور بچوں میں پارچات' جیکٹس' جوتے' چینی دالیں' آٹا اور چاول کے علاوہ مبلغ ۳ ہزار روپے نقد تقسیم کئے گئے۔

ضلع سیالکوٹ

مختلف مجالس کے زیر انتظام انفرادی اور اجتماعی طور پر مستحقین کی مدد کی گئی۔ پیرو چک میں ۵۰۰ روپے کی مختلف اشیاء تقسیم کی گئیں۔ مجلس سمبڑیال میں ۷۰ مریضوں کی عیادت کے علاوہ ۶۹ مستحقین کی مدد کی گئی۔ ایک خادم نے عطیہ خون دیا۔

ضلع کراچی

نارتھ کراچی کے زیر انتظام باقاعدہ پروگرام کے تحت' ہسپتال کے ۸۲ مریضوں میں ۷۰۰ روپے کے پھل اور جو... تقسیم کئے گئے۔ ۶ خدام نے عطیہ خون دیا۔ ایک میڈیکل کیمپ کا ...نعقاد کیا گیا۔ گرم کپڑے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ عید کے موقع پر ۱۰ احمدی گھرانوں اور قریب کے مختلف دیہات کے ۵۶ غیر از جماعت گھروں میں ۱۲۰۰ روپے کی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مجلس مارٹن روڈ میں عید کے موقع پر ۳۵۰ روپے کے پھل اور مٹھائیاں وغیرہ مریضوں کی عیادت کے دوران تقسیم کئے گئے۔ مجلس گلشن احمد میں اکٹھے کئے گئے ۶۰ کپڑے ۳۵۰۰ روپے کے تحائف اور ۱۰۰ گفٹ پیک ۱۰۰ مریض بچوں میں تقسیم کئے گئے۔

ربوہ

عید کے موقع پر ۱۸۴۸۲ روپے مالیت کے گھی، چاول اور چینی وغیرہ فیصل آباد سنٹرل جیل کے ۳۰۰ سے زائد قیدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ یہ اشیاء ربوہ کے ۲۵۸ مستحقین میں بھی تقسیم کی گئیں۔ ربوہ کے گرد و نواح کے نومبائعین اور غیراز جماعت افراد میں ۲۵ کلو چاول اور ۲۰ کلو چینی تقسیم کی گئی۔

ضلع سرگودھا

چک ۸۸ شمالی کے ۲۰ گھروں میں فی گھر ایک کلو چینی اور 1/2 کلو سویاں تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ ضلع کی مختلف مجالس کے ۵۶ خدام نے ۱۳۵ ضرور تمندوں کی امداد کی۔ مجلس بھلوال نے ۴۰ گھروں میں مٹھائی تقسیم کی۔

ضلع اوکاڑہ

ہفتہ خدمت خلق کے تحت ایک میڈیکل کیمپ کے انعقاد کے علاوہ ۱۲۵ افراد میں استری شدہ اور پیک کئے ہوئے کپڑے تقسیم کئے گئے۔

ضلع بہاولنگر

۳۶۰ روپے کے کپڑے چینی وغیرہ مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

ضلع کوئٹہ

مجلس قائد آباد کے زیر انتظام عید کے موقع پر ۲۹ جوڑے کپڑے بوٹ اور سویٹرز وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

ضلع شیخوپورہ

عید کے موقع پر ۱۰ خدام نے ہسپتال کے دورے کے دوران ۱۴۰۰ روپے کی اشیاء خورد و نوش مریضوں میں تقسیم کیں۔ مجلس مرید کے کے زیر انتظام احمدی، نومبائعین اور غیراز جماعت احباب میں ۲۸۵۵ روپے کی متفرق اشیاء تقسیم کی گئیں۔ ۸ نومبائع خدام میں مٹھائی کے ڈبے تقسیم کئے گئے۔

ضلع راولپنڈی

قیادت نور کے ۳ خدام نے عطیہ خون دیا، ۵۰ گھروں میں اشیاء خورد و نوش تقسیم کی گئیں۔ ۱۶ دیہات میں کھانے کا سامان اور لجنہ کی طرف سے فراہم کردہ کپڑے تقسیم کئے گئے۔ قیادت صادق آباد و قیادت شمالی کی طرف سے ۸۰ گھروں میں اشیاء خوردونوش تقسیم کی گئیں۔ قیادت بیت الحمد واہ کینٹ اور لالہ رخ کے زیر انتظام ایک افغان بستی میں کھانے پینے کی اشیاء کی تقسیم کے علاوہ ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ قیادت گوجر خان کی طرف سے ۱۵۰ مستحقین میں کپڑے، نقدی اور اشیاء خوردونوش تقسیم کئے گئے۔

ضلع میرپور خاص

قیادت سیٹلائیٹ ٹاؤن کے زیر انتظام سنٹرل جیل کے ۱۱۴ قیدیوں میں اشیائے خورد و نوش تقسیم کی گئیں۔ ۶ دیہات کے ۸۰۰ افراد میں پھل اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ قیادت نصرت آباد فارم کی طرف سے مستحقین میں عید کے موقع پر کھانا پیش کیا گیا اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئیں۔ نفیس نگر میں نومبائعین میں نقدی اور تحائف تقسیم کئے گئے۔

(مہتمم خدمت خلق)

بنی نوعِ انسان کی خدمت کے لئے

فری میڈیکل کیمپس

(مکرم ڈاکٹر عبد اللہ پاشا صاحب مہتمم خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ پاکستان)

فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیوں ہونا چاہئے اس کا سب سے زیادہ ادراک اور احساس خصوصاً ایک احمدی کو ہی ہو سکتا ہے۔ اس غریب ملک کے بے شمار مریض موت کو علاج پر ترجیح دیتے ہیں یہ بات محض محاورۃً نہیں لکھی جا رہی بلکہ باقاعدہ مشاہدے میں آئی ہے۔ مہنگائی نے غریب کیلئے علاج کو ناممکن بنا دیا ہے۔ ایسے غریب مریضوں کا حقیقتاً کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ کسی علاقے میں اگر مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے تو اس علاقے میں کوئی مریض ایسا نہیں ہونا چاہئے جسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی مجلس ہوتے ہوئے کوئی مریض چاہے کسی بھی مذہب و فرقے کا ہو، کسی بھی ذات سے تعلق رکھتا ہو، تیمارداری سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ احمدی خادم کی خدمت خلق، کسی نمود و نمائش کیلئے نہیں ہوتی بلکہ فرض سمجھ کر کرنا اس کا طرہ امتیاز ہے۔ اگرچہ وسائل کی فراوانی خدمت کے معیار کو بہت بہتر کر دیتی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں اصل دولت خلق خدا کی خدمت کا جذبہ ہے جو آپ کو وسائل کی کمی کے باوجود خدمت کے میدان میں آگے بڑھاتا ہے۔ آپ انفرادی طور پر اور بحیثیت مجلس اسی جذبے کو استعمال کریں اور مستحق مریضوں کے پرسان حال بنیں۔

فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیسے ہونا چاہئے۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں اپنی یا قریب کی مجالس کے ڈاکٹرز کے تعاون سے آپ کیمپ لگا سکتے ہیں۔ عام طور پر ملیریا، گلے کے انفیکشن، پیٹ کی بیماریاں (پیچش اور پیٹ کے کیڑے وغیرہ) جلدی امراض (پھوڑے، پھنسیاں اور خارش وغیرہ) جوڑوں کا درد، آنکھوں کی سوزش وغیرہ کے امراض زیادہ ہوتے ہیں۔ زیادہ پیچیدہ بیماریوں کا علاج ظاہر ہے میڈیکل کیمپ میں نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے آپ ڈاکٹرز کے مشورہ سے ادویات خرید رکھتے ہیں۔ عام طور پر -/1500 روپے کے لگ بھگ کی ادویات ڈیڑھ دو سو مریضوں کیلئے کافی ہوتی ہیں۔ یہ اخراجات بیماریوں کی نوعیت کی بناء پر کم یا زیادہ ہو سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض اوقات اسی رقم میں دو یا اس سے زائد کیمپس بھی منعقد کئے جا سکتے ہیں۔

حسب حالات مناسب ہو گا کہ کیمپ کے لئے مقررہ جگہ پہ ایک یا دو دن قبل اعلان کروا دیا جائے۔ بہتر ہے کہ اعلان اور وہاں بیٹھنے کیلئے کرسی میز وغیرہ کا انتظام علاقے کے بااثر افراد کی مدد سے کروایا جائے۔ خدام الاحمدیہ کی مجالس کی قابل ذکر تعداد پہلے سے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کر رہی ہے۔ لیکن بعض مجالس ابھی تک ایک بھی کیمپ نہیں لگا سکیں۔ اگست، ستمبر، اکتوبر 96ء کی سہ ماہی میں خدام الاحمدیہ پاکستان کی مختلف مجالس کے زیر انتظام مجموعی طور پر ۱۱۴ کیمپس منعقد کئے گئے۔ جن میں ۹۸[illegible] مریضوں کو طبی امداد دی گئی اور ان کیمپس پہ -/223343 روپے خرچ ہوئے۔ اس سلسلے میں درج ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ امسال ۲۰ یا ۲۰ سے زائد فری میڈیکل کیمپس منعقد کرنے والی مجالس کو سند حسن کارکردگی دی جائے گی۔

۲۔ صحیح منصوبہ بندی سے لگائے گئے کیمپ میں عام طور پر ۱۰۰ سے زیادہ مریض استفادہ کرتے ہیں۔ مریضوں کی تعداد اس سے کچھ کم بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ۴۰ سے کم مریضوں والے کیمپ کو مقابلے میں شامل کرنا مشکل ہے۔

بقیہ صفحہ 49

طنز و مزاح

آئینہ

(مکرم مبشر احمد صاحب سراء۔ ربوہ)

ایک صاحب فوٹوگرافر کے پاس گئے اور فرمانے لگے کہ تصویر اچھی ہونی چاہئے۔ فوٹوگرافر نے جواب دیا کہ آپ کو ان تصاویر میں سے جو تصویر اچھی لگتی ہے لے جائیں۔ وہ صاحب غصہ سے کہنے لگے کہ میں اپنی تصویر کی بات کر رہا ہوں۔ جواب میں فوٹوگرافر مسکرایا اور کہنے لگا آیئے صاحب ٹرائی کرتے ہیں۔ اگلے روز جب وہ صاحب تصویر لینے گئے تو فوٹوگرافر نے ایک عجیب و غریب کارٹون نما تصویر تھما دی۔ وہ صاحب غصہ سے کہنے لگے۔ کارٹون نہیں میں اپنی تصویر مانگ رہا ہوں۔ فوٹوگرافر نے کہا کہ آئینہ دیکھا ہے؟ وہ صاحب حیران ہوئے اور کہنے لگے آئینہ! اور ساتھ ہی ان کی نظر سامنے دیوار پر لگے ہوئے آئینہ پر پڑی۔ اور اتفاق یہ کہ فوٹوگرافر کی دی ہوئی تصویر جیسا ایک کارٹون آئینہ میں بھی نظر آ رہا تھا۔

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

آئینہ ہمیں ہمارے بارے میں سچ بتاتا ہے۔ لیکن اس بات سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ میری تصویر آئینہ میں صحیح نہیں آتی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تصویر اس لئے صحیح نہیں آتی کیونکہ وہ آئینہ ہی خراب ہے۔ اس کی Finishing صحیح نہیں ہوئی۔ ہر گھر میں آئینہ موجود ہوتا ہے اور آئینہ دیکھنا اچھی بات ہے۔ لیکن آئینہ دکھانا اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے رنجش پیدا ہوتی ہے۔ میرے ایک دوست نے مجھے آئینہ دکھایا تھا۔ میں آج تک اس سے ناراض ہوں۔ بھائی ناراض کیوں نہ ہوتا۔ غلط چیزیں دکھاتا ہے۔ ہم ہمیشہ الٹا آئینہ دیکھتے ہیں۔ دراصل جب ہم الٹا آئینہ دیکھ رہے ہوتے ہیں تو دراصل دوسروں کو آئینہ دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت میں بھی آئینہ دیکھ رہا ہوں لیکن الٹا۔ سیدھا آئینہ ہم اس لئے نہیں دیکھتے کیونکہ اس کا سامنا مشکل ہے۔ سیدھا آئینہ دیکھنے سے ڈر لگتا ہے۔ ایک بچہ جب آئینہ دیکھ کر رونے لگا تو اس کے باپ نے آئینے میں دیکھ کر کہا کہ شرم نہیں آتی بچوں کو ڈراتے ہو۔ (ہم اگر آئینہ دیکھیں تو شاید یہی کہیں) آئینہ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے ہوتا ہے۔ اپنے دیکھنے کے لئے بھی ہوتا ہے لیکن صرف اپنا میک اپ درست کرنے کے لئے۔ ہم اس کی مدد سے روپ بدلتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ صبح اٹھ کر ایک مرتبہ آئینہ ضرور دیکھنا چاہئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ نہیں دیکھنا ہی نہیں چاہئے کیونکہ صبح صبح کوشش کرنی چاہئے کہ مزاج خوشگوار رہے۔

ہر شخص آئینہ دیکھنے سے گھبراتا ہے۔ آج کل لوگوں کو ہائیڈروفوبیا کی بجائے آئینہ فوبیا ہوتا ہے۔ لوگ آئینہ کی بجائے پانی دیکھ لیتے ہیں۔ اور پانی دیکھ کر پانی پانی ہو جاتے ہیں۔ صبح صبح اگر سیر کو نکلیں تو اکثر دودھ والے پانی کی مدد سے اپنی پوزیشن سنوار رہے ہوتے ہیں۔ اور دودھ کو پانی دکھا کر پانی پانی کر دیتے ہیں۔

آئینہ ایسی چیز ہے جس کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے بھی لوگوں کو چبھتے ہیں اس لئے انہیں راستوں سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے لوگ خاص طور پر یہ گوارہ نہیں کرتے کہ کوئی آئینہ یا کوئی ٹکڑا ان کے سامنے آئے۔ احتساب آئینے کی ہی ایک نئی قسم ہے۔ اخباروں وغیرہ میں اس کا بڑا تذکرہ ہے۔ اس کے بارے میں بھی کوئی اچھی رائے نہیں ہے۔ گورنمنٹ سے لوگ تقاضا کر رہے ہیں کہ اس آئینہ کو بھی توڑا جائے۔

آئینہ شیشہ کا بنا ہوتا ہے اس کے علاوہ بھی شیشہ کی کئی اقسام ہیں جو فائدہ بھی دیتی ہیں۔ مثلاً بلٹ پروف، ساؤنڈ پروف، اور بلائنڈز وغیرہ۔ یوں تو یہ سب اقسام مفید ہیں لیکن ان تمام میں سے ساؤنڈ پروف اور بلائنڈز کا اپنا ہی مقام ہے۔ کیونکہ یہ اہم راز رکھتے ہیں اور ان کے کان نہیں ہوتے۔ دفاتر میں سو لین دین کے معاملات اور جھگڑے باہر کے لوگوں کی نظروں اور کانوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ البتہ سیدھے اور صاف شیشوں کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ دھندلے پڑ جاتے ہیں۔

علاقہ راولپنڈی اور ربوہ کی ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال میچ کا ایک منظر

کبڈی میچ کا ایک خوبصورت منظر

Monthly **Khalid** Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Regd. No. CPL-139 *Editor. Sayyed Mubashir Ahmad Ayaz* April 1997

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ گوجرانوالہ کی والی بال ٹیم اوّل قرار پائی۔ ٹیم مہمانِ خصوصی فائنل والی بال میچ محترم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقفِ نَو کے ہمراہ۔ دائیں محترم جاوید اقبال صاحب انجم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ اور محترم مظفر حسین کاہلوں صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کھڑے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی فٹ بال ٹیم اوّل قرار پائی۔ ٹیم کے ہمراہ فائنل فٹ بال میچ کے مہمانِ خصوصی محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد (درمیان میں) اور بائیں جانب محترم خواجہ ایاز احمد صاحب نگران فٹ بال مقابلہ جات کھڑے ہیں۔